عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ
ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۹ | ۲۵ جمادی الثانی تا ۳۰/ رجب ۱۴۳۱ھ مطابق ۸ تا ۱۵/ جون ۲۰۱۰ء | شمارہ: ۲۲

مرزا قادیانی اور تحریفِ قرآن

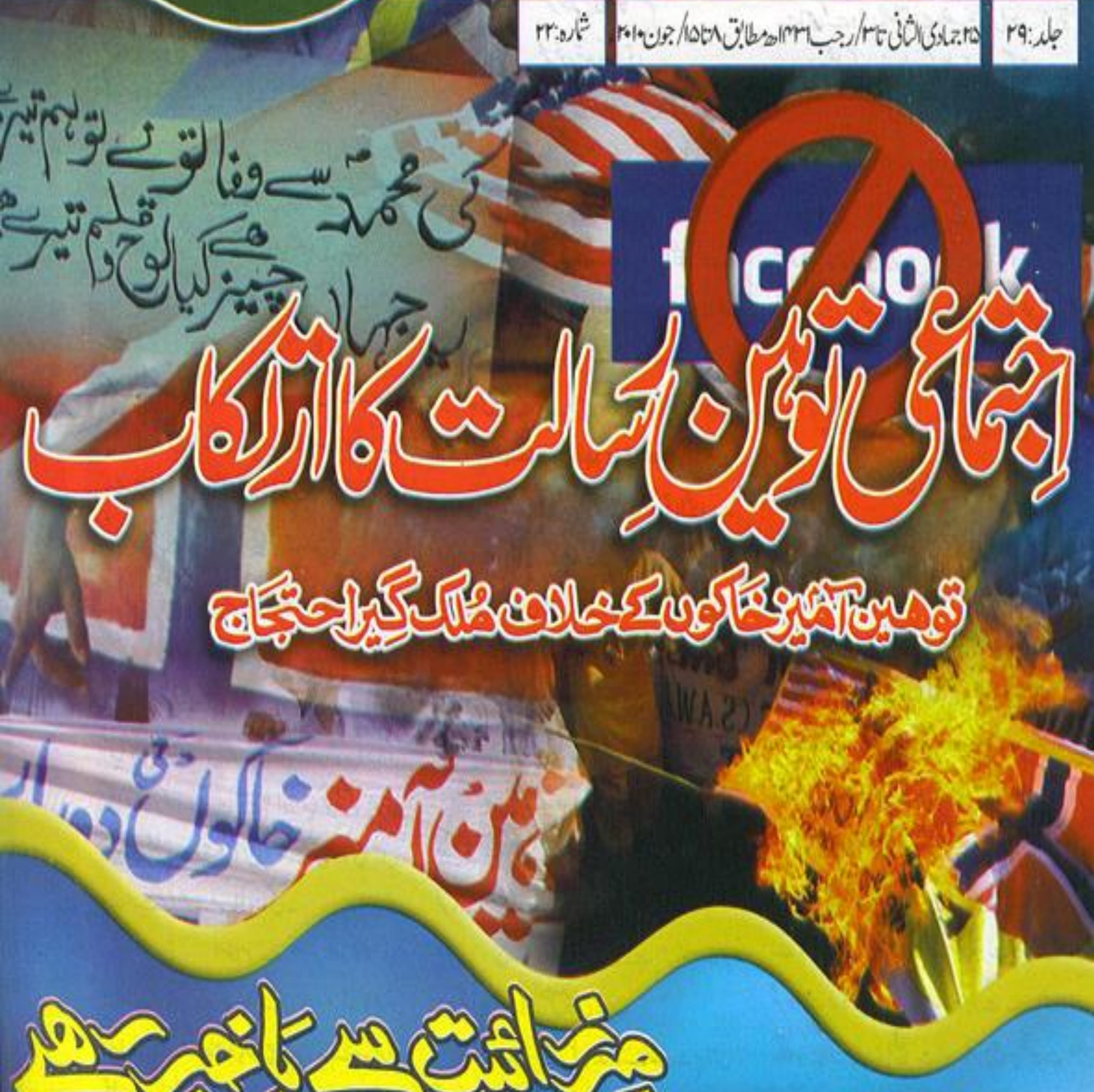

اجتماعی توہینِ رسالت کا ارتکاب

توہین آمیز خاکوں کے خلاف مُلک گیر احتجاج

مرزائیت سے باخبر رہیے

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk
Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.o
http://www.khatm-e-nubuwwat.c

مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ

نادانستہ غلطی

نور فاطمہ، کراچی

س:...... ایک شخص نے بڑی بیٹی کی خاطر چھوٹی بیٹی کو رشتہ ہونے کے باوجود بٹھائے رکھا اور اتنی تاخیر کی کہ چھوٹی کی بھی عمر نکال دی، جس سے لڑکی سمیت دیگر اہل خانہ بھی ذہنی اور نفسیاتی اذیتوں کا شکار ہوگئے، تاحال بھی مسئلہ حل نہیں کیا، شریعت ایسے شخص کے متعلق کیا حکم دیتی ہے؟

ج:...... یہ ان صاحب کی غلطی تھی، اس لئے کہ جس بچی کا رشتہ آئے اس کا نکاح کردینا چاہئے تاہم یہ نہیں کہا جاسکتا کہ انہوں نے یہ سب کچھ کسی بغض وعناد کی بناپر کیا ہوگا، بلکہ انہوں نے بڑی بیٹی کا خیال رکھ کر ایسا کیا ہوگا، بہرحال یہ غلطی ہے اور اس پر توبہ استغفار کیا جائے۔

گھر میں مرشد کا فوٹو رکھنا

ناصر محمود، گوجرخان

س:...... میں نے یہ سوال پوچھنا ہے کہ کیا گھر میں یا آفس میں کسی بھی پیر مرشد صاحبان کی فوٹو رکھنا درست ہے؟ اور کیا فوٹو کو چومنا درست عمل ہے؟ قرآن وسنت کی روشنی میں وضاحت کردیں۔ مہربانی ہوگی۔

ج:...... اسلام نے تصویر اور فوٹو کی ممانعت فرمائی ہے چہ جائیکہ کسی پیر ومرشد کا فوٹو رکھا جائے اور اسے نعوذ باللہ چوما چاٹا جائے، یہ طرز عمل بت پرستی کی ابتدا ہے، رفتہ رفتہ اسی سے پھر بت پرستی شروع ہوجاتی ہے، لہٰذا مسلمانوں کو ایسا نہیں کرنا چاہئے اور اس سے فوراً توبہ کرنا چاہئے۔

منکر حدیث کا حکم

محمد خورشید، کراچی

س:...... دین اسلام میں منکر حدیث (پرویزی) کے بارے میں کیا حکم ہے؟ یہ لوگ حدیث کا انکار کرتے ہیں۔

ج:...... جو لوگ حدیث کا انکار کرتے ہیں وہ دراصل قرآن کا انکار کرتے ہیں، کیونکہ قرآن میں: ”خذوا آتاکم الرسول“ ...رسول جو کچھ تمہیں دیں، اس کو لے لو... اور یہ کہ: ”وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحی“ ...رسول جو کچھ بولتا ہے وہ وحی الٰہی سے بولتا ہے... اس لئے حدیث کے منکر، منکرِ قرآن ہیں اور جو قرآن کا انکار کرے وہ کافر ہیں، کیونکہ جن واسطوں سے قرآن پہنچا ہے، انہی واسطوں سے حدیث پہنچی ہے، جو واسطے قرآن کی نقل میں معتبر ہیں تو حدیث میں وہ قابل اعتبار کیوں نہیں؟

س:...... اور جو انسان حدیث شریف کو خبیث کہتا ہے، اس کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟

ج:...... وہ خود خبیث ہے، اس کا اسلام سے کوئی واسطہ اور تعلق نہیں ہے۔

س:...... اور عمل جو کرے حدیث پر اس کو اہل خبیث کہتا ہے؟

ج:...... ظاہر ہے برتن میں جو کچھ ہوتا ہے اس سے وہی چھلکتا ہے، خبیث ہیں جب ہی تو حدیث پر عمل کرنے والوں کو اہل خبیث کہتے ہیں۔

س:...... کیا ایسے انسان کا نکاح باقی رہتا ہے؟

ج:...... اگر اس کے نکاح میں کوئی مسلمان خاتون ہے تو اس کا نکاح ٹوٹ گیا اور اگر کوئی خبیثہ اس خبیث کے نکاح میں ہے تو خبیث، خبیثوں کے لئے ہیں۔

کچھ نہیں ہوا، پریشان نہ ہوں

اقبال خان، ایبٹ آباد

س:...... میں ایک ذہنی پریشانی میں مبتلا ہوں، ہوا یوں کہ آج سے تین سال پہلے کی بات ہے، میں اور میری بیوی ساتھ لیٹے تھے، ہمارے درمیان ہماری تین سال کی بچی تھی، بوس وکنار کرتے ہوئے میرا ہاتھ غلطی سے بچی کے پاؤں یا ہاتھ پر پڑ گیا۔ پوچھنا یہ ہے کہ کیا اس سے نکاح پر تو کوئی اثر نہیں پڑتا؟

ج:...... اس سے پریشان نہ ہوں، اس سے کچھ نہیں ہوا کیونکہ حرمت مصاہرت کے لئے شرط ہے کہ وہ بچی بالغ ہو یا وہ شہوت سے ہاتھ لگے۔ یہاں بچی نابالغ ہے اور پھر بچی پر شہوت بھی نہیں ہے۔

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

مجلسِ ادارت

مولانا سعید احمد جلالپوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۲۹ ۲۵ جمادی الثانی تا ۳/رجب المرجب ۱۴۳۱ھ مطابق ۸ تا ۱۵/جون ۲۰۱۰ء شمارہ:۲۲

اس شمارے میں!

اجتماعی توہینِ رسالت کا ارتکاب	۵	اداریہ
اجتماعی گستاخی کا پروگرام	۷	انور یوسف
حکومت اس شرانگیزی کا نوٹس لے!	۹	مولانا محمد ازہر مدظلہ
یارِ غار کے احسانات کا بدلہ	۱۱	محمد قاسم مجاہد
میرِ کارواں کی رحلت (۲)	۱۳	مولانا اللہ وسایا مدظلہ
چند یادیں، چند باتیں	۱۷	حافظ خرم شہزاد
فتنہ قادیانیت سے باخبر رہئے!	۱۹	مولانا نظام الدین قاسمی
مرزا قادیانی اور تحریفِ قرآن	۲۲	مولانا توصیف احمد
خبروں پر ایک نظر	۲۳	ادارہ

سرپرست

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیرِ اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیرِ اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا اللہ وسایا

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش:

محمد ارشد خرم محمد فیصل عرفان خان

بیاد

امیرِ شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیبِ پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہدِ اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظرِ اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مجاہدِ ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمانِ ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

شہیدِ اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

شہیدِ ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

زرِ تعاون بیرونِ ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرقِ وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۹۵ ڈالر

زرِ تعاون اندرونِ ملک

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

چیک - ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)

Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi

Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶

Hazori Bagh Road Multan

Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:

35,Stockwell Green

London, SW9 9HZ U.K

Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقامِ اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث — گزشتہ سے پیوستہ

قیامت کے حالات

حوضِ کوثر کے برتنوں کا بیان

"حضرت حنظلہ اُسیدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم ہمیشہ اسی حالت پر رہا کرو جس حالت میں میرے پاس ہوتے ہو تو فرشتے تم پر اپنے پروں سے سایہ کریں گے۔" (ترمذی ج:۲ ص:۶۸)

یہ حدیث یہاں مختصر نقل کی گئی ہے، صحیح مسلم (ج:۲ ص:۳۵۵) میں یہ تفصیل سے مروی ہے، حضرت حنظلہ اُسیدی رضی اللہ عنہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتبوں میں سے تھے، فرماتے ہیں کہ: میں ایک بار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملا، انہوں نے حال اَحوال پوچھا، میں نے کہا: حنظلہ تو منافق ہوگیا! انہوں نے فرمایا: سبحان اللہ! کیا کہہ رہے ہو؟ میں نے کہا کہ: ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سامنے جنت ودوزخ کا ذکر کرتے ہیں تو ایسا لگتا ہے کہ گویا ہم جنت ودوزخ کو آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں، لیکن جب وہاں سے اُٹھ کر گھر آتے ہیں تو بیوی بچوں اور زمین کے دھندوں میں مشغول ہوجاتے ہیں تو وہ خاص کیفیت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ہوتی ہے وہ نہیں رہتی اور ہم بہت سی باتیں بھول جاتے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا! یہ صورت تو مجھے بھی پیش آتی ہے۔ چنانچہ میں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، میں نے کہا: یا رسول اللہ! حنظلہ تو منافق ہوگیا۔ فرمایا: کیا بات ہوئی؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم آپ کی خدمت میں ہوتے ہیں، آپ ہمیں جنت و دوزخ کی یاد دلاتے ہیں تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ہم سر کی آنکھوں سے انہیں دیکھ رہے ہیں، پھر جب ہم آپ کے پاس سے اُٹھ کر گھروں میں جاتے ہیں اور بیوی بچوں میں مشغول ہوتے ہیں تو نسیان اور غفلت کی کیفیت طاری ہوجاتی ہے۔ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا:

"وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ! لَوْ اَنْ تَدُوْمُوْنَ عَلٰی مَا تَکُوْنُوْنَ عِنْدِیْ وَفِی الذِّکْرِ لَصَافَحَتْکُمُ الْمَلٰئِکَۃُ عَلٰی فُرُشِکُمْ وَفِیْ طُرُقِکُمْ وَلٰکِنْ یَا حَنْظَلَۃُ! سَاعَۃً وَّسَاعَۃً ثَلَاثَ مِرَارٍ۔"

ترجمہ:... "اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے! اگر تم ہمیشہ اسی حالت پر رہو جو میرے پاس ہوتی ہے اور ہمیشہ اسی یادداشت میں رہو تو فرشتے تم سے بستروں میں اور راستوں میں مصافحہ کیا کریں، لیکن اے حنظلہ! وقت وقت کی بات ہے۔"

اور دُوسری روایت میں ہے:

"یَا حَنْظَلَۃُ! سَاعَۃً وَّسَاعَۃً لَوْ کَانَتْ تَکُوْنُ قُلُوْبُکُمْ کَمَا تَکُوْنُ عِنْدَ الذِّکْرِ لَصَافَحَتْکُمُ الْمَلٰئِکَۃُ حَتّٰی تُسَلِّمَ عَلَیْکُمْ فِی الطُّرُقِ۔" (صحیح مسلم ج:۲ ص:۳۵۵)

ترجمہ:... "حنظلہ! وقت وقت کی بات ہے، اگر تمہارے دل اسی کیفیت پر رہا کریں جو وعظ ونصیحت کے وقت ہوتی ہے تو فرشتے تم سے مصافحہ کیا کریں حتیٰ کہ تمہیں راہ چلتے سلام کیا کریں۔"

مطلب یہ کہ قلبی کیفیت ہمیشہ ایک جیسی نہیں رہتی، یہ حق تعالیٰ شانہٗ کی حکمتِ بالغہ ہے کہ ایک وقت

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

ذکر کی تجلی ہوتی ہے اور آدمی دُنیا ومافیہا سے منہ موڑ کر آخرت کی طرف متوجہ ہوجاتا ہے، اور کبھی آدمی پر دُوسری طرح کی کیفیت طاری ہوجاتی ہے جس میں آدمی اہل وعیال اور دیگر لوگوں کے حقوق ادا کرتا ہے، پہلی کیفیت کی مثال ایسی ہے کہ محبوب کا مشاہدہ بلاواسطہ ہو، اور دُوسری کیفیت کی مثال ایسی ہے کہ آئینے میں محبوب کے جمالِ جہاں آرا کا مشاہدہ کیا جائے، اگر ہمیشہ پہلی کیفیت ہی رہا کرتی تو دُنیا کا کارخانہ بند ہوجاتا، اس لئے جس طرح تجلیٔ ذکر کی کیفیت طاری ہونا عنایتِ بے پایاں ہے، اسی طرح دُوسری کیفیت کا طاری ہونا بھی مقتضائے رحمت وحکمت ہے۔

جیسا کہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا ہے اس مضمون کی حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے، ان کی حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

"لَوْ اَنَّکُمْ تَکُوْنُوْنَ عَلٰی کُلِّ حَالٍ عَلَی الْحَالِ الَّتِیْ اَنْتُمْ عَلَیْہَا عِنْدِیْ لَصَافَحَتْکُمُ الْمَلٰئِکَۃُ بِاَکُفِّہِمْ وَلَزَارَتْکُمْ فِیْ بُیُوْتِکُمْ۔" (مسند احمد ج:۲ ص:۳۰۵)

"اگر تم ہمیشہ اسی حالت پر رہا کرو جس حالت پر تم میرے پاس ہوتے ہو تو فرشتے تم سے اپنے ہاتھوں سے مصافحہ کیا کریں اور تمہارے گھر تمہاری زیارت کو آیا کریں۔"

نیز اسی مضمون کی حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

"اِنَّ تِلْکَ السَّاعَۃَ لَوْ تَدُوْمُوْنَ عَلَیْہَا لَصَافَحَتْکُمُ الْمَلٰئِکَۃُ۔" (مسند احمد ج:۳ ص:۱۷۵)

ترجمہ: "اس وقت جو تمہاری کیفیت ہوتی ہے اگر تم اس پر ہمیشہ رہو تو فرشتے تم سے مصافحہ کیا کریں۔" (جاری ہے)

اداریہ

اجتماعی توہین رسالت کا ارتکاب

توہین آمیز خاکوں کے خلاف ملک گیر زبردست احتجاج!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہود ونصاریٰ، اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے روز اوّل سے دشمن چلے آرہے ہیں اور ہر زمانے میں مختلف انداز اور عنوان سے اپنی اس اسلام دشمنی کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ اب ان اسلام دشمن عناصر بالخصوص یہود ونصاریٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کو نشانہ پر رکھا ہوا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخانہ خاکوں کی اشاعت کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے جس سے امت مسلمہ کے دلوں کو مجروح اور ان کے زخموں پر نمک پاشی کی جاتی ہے۔ اب ایک بار پھر امریکا کی ایک ویب سائٹ فیس بک پر ۲۰/مئی کو گستاخانہ خاکوں کا مقابلہ کرانے کا اعلان کرکے اجتماعی توہین رسالت کا ارتکاب کیا گیا، جس سے ملت اسلامیہ میں اشتعال پھیل گیا اور توہین آمیز خاکوں کے خلاف پاکستان میں زبردست احتجاج کیا گیا۔ تمام دینی، سیاسی، سماجی، صحافتی، وکلاء اور طلبا تنظیموں کی طرف سے احتجاجی جلسے، جلوس، ریلیاں، مساجد کے باہر مظاہرے، نماز جمعہ کے اجتماعات میں خاکوں کی شدید مذمت کی گئی۔ کراچی، حیدرآباد، خیرپور، سکھر، نواب شاہ، گھارو، کوئٹہ، قلات، لاہور، اسلام آباد، پشاور، مظفرآباد، گوجرانوالہ اور دیگر شہروں میں یوم احتجاج منایا گیا۔ احتجاج منانے والوں میں جمعیت علماء اسلام، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، جمعیت علماء پاکستان، سنی رہبر کونسل، جماعت اسلامی، اہل سنت والجماعت، اسلامی جمعیت طلبا، مسلم اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن، مجلس احرار، المحمدیہ اسٹوڈنٹس، انجمن طلبا اسلام، تنظیم اسلامی، اسلامی جمعیت طالبات، پاسبان اور شباب ملی شامل ہیں ان تنظیموں نے فیس بک کو بلاک کرنے اور گستاخ ممالک کا سفارتی واقتصادی بائیکاٹ کرنے کے مطالبے کیے گئے، چنانچہ اس سلسلہ کی خبر ملاحظہ ہو:

''اسلام آباد (نمائندہ خصوصی) شرانگیز خاکوں کا مقابلہ بدترین دہشت گردی، انتہا پسندی اور تہذیبوں کے مابین تصادم کی راہ ہموار کرنے کی بھونڈی کوشش ہے، ذمہ داران کے خلاف کارروائی تک متعلقہ ممالک سے سفارتی تعلقات ختم کیے جائیں، مسلمانوں کو ذہنی اذیت دینے والوں کو بھی دہشت گرد قرار دیا جائے۔ مسلمان فیس بک کا استعمال بند کردیں، سلسلہ بند نہ ہوا تو مسلمان ہولوکاسٹ پر خاکوں کا مقابلہ کریں گے۔ تمام مکاتب فکر کے علماء کرام جمعۃ المبارک کے اجتماعات میں توہین رسالت کی اس جسارت کی پرزور مذمت کریں۔ ان خیالات کا اظہار وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے رہنماؤں مولانا سلیم اللہ خان، مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر، مولانا قاری محمد حنیف جالندھری، مولانا انوارالحق اور مفتی منیب الرحمن، مولانا عبدالمجید ہزاروی، مولانا ظہور علوی، مفتی اقبال نعیمی، جماعت اسلامی اسلام آباد کے امیر سید بلال ودیگر نے اپنے بیان میں کیا۔ جبکہ اس واقعے کے خلاف آج شام ۵ بجے نیشنل پریس کلب اسلام آباد کے باہر احتجاجی مظاہرہ ہوگا۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے رہنماؤں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ توہین رسالت کی اس مہم میں شریک لوگوں کے خلاف کارروائی تک متعلقہ ممالک سے سفارتی تعلقات منقطع کیے جائیں اور عالمی سطح پر انسداد توہین رسالت کی آئینی اور قانونی جدوجہد

تیز کی جائے۔ دریں اثنا جمعیت علماء اسلام کے مرکزی امیر مولانا فضل الرحمٰن نے انٹرنیٹ پر گستاخانہ خاکوں کا مقابلہ کرانے کو عالم اسلام کے لئے چیلنج قرار دیا اور اس کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ یہ پیغمبر اسلام کی عزت اور ناموس پر حملہ ہے، ان حالات میں مسلم حکمرانوں کو سراپا احتجاج بن جانا چاہئے۔ مرکزی رویت ہلال کمیٹی کے چیئرمین مفتی منیب الرحمٰن نے کہا کہ توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے پیچھے مغربی حکومتیں بھی ہیں، مسلمانوں کو ذہنی اذیت دینے والوں کو بھی دہشت گرد قرار دیا جائے....'' (روزنامہ اسلام کراچی ۲۰/مئی ۲۰۱۰ء)

انٹرنیٹ پر گستاخانہ خاکوں کا مقابلہ کرانے والی ویب سائٹ فیس بک کے خلاف ملک بھر میں شدید احتجاج ہوا اور اسے مکمل بند کرنے کے مطالبات کئے گئے جس کی بنا پر لاہور ہائیکورٹ نے فیس بک بند کرنے کے احکامات جاری کئے اور گستاخانہ خاکوں کا مقابلہ کرانے والوں کے خلاف بیرون ملک بھی اقدامات کرنے کی وزارت خارجہ کو ہدایت کی گئی۔ اس سلسلہ کی خبر ملاحظہ ہو:

''لاہور (نمائندہ جنگ، جنگ نیوز، ایجنسیاں) لاہور ہائیکورٹ نے پاکستان میں فیس بک کو ۳۱/مئی تک بند کرنے کا حکم دے دیا، جس پر عمل درآمد کرتے ہوئے پاکستان ٹیلی کام اتھارٹی نے فیس بک کو غیر معینہ مدت تک مکمل بلاک کر دیا جبکہ عدالت نے حکومت پاکستان اور پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی سے فیس بک پر گستاخانہ خاکوں کے متعلق کئے گئے اقدامات کی تفصیلی رپورٹ طلب کر لی۔ لاہور ہائی کورٹ میں فیس بک پر گستاخانہ خاکوں کے مقابلوں کے خلاف اسلامک لائرز موومنٹ کی جانب سے اظہر صدیق ایڈووکیٹ نے پٹیشن دائر کی تھی۔ درخواست میں موقف اختیار کیا گیا تھا کہ فیس بک پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخانہ خاکوں کا مقابلہ منعقد کیا جا رہا ہے، جس سے عالم اسلام میں تشویش پائی جاتی ہے، لہٰذا اسے فوری طور پر بند کیا جائے۔ مسلم ممالک نے فیس بک پر پابندی لگا دی ہے، لیکن پاکستان میں ابھی تک ویب سائٹ کو بند نہیں کیا گیا، جس پر عدالت نے گزشتہ روز نوٹس جاری کرتے ہوئے وزارت مواصلات سے جواب طلب کیا تھا۔ وزارت مواصلات نے بدھ کو عدالت کو بتایا کہ فیس بک پر گستاخانہ خاکوں سے متعلق لنک بلاک کر دیئے گئے ہیں تاہم فیس بک کو مکمل طور پر بند نہیں کیا جا سکتا۔ اس سے اقتصادی نقصان ہوگا، مگر لاہور ہائی کورٹ نے فیس بک کو ۳۱/مئی تک بند کرنے کا حکم دے دیا۔ عدالت نے درخواست پر فیصلہ سناتے ہوئے کہا کہ ۳۱/مئی کو گستاخانہ خاکوں سے متعلق اٹھائے گئے حکومتی اقدامات سے عدالت کو آگاہ کیا جائے۔ عدالت نے حکم دیا کہ جو بھی دوبارہ فیس بک استعمال کرے گا تو اس کے خلاف فوجداری مقدمات درج ہوں گے، عدالت نے وزارت خارجہ کو حکم دیا کہ وہ اس کیس کو عالمی سطح پر اٹھائے، پاکستان اور پاکستانی عوام کا موقف اور جذبات کو عالمی سطح پر پہنچائے۔ جیو نیوز کے مطابق پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی نے عدالتی احکامات کی روشنی میں فیس بک ویب سائٹ کو غیر معینہ مدت تک بلاک کر دیا۔''

(روزنامہ جنگ کراچی ۲۰/مئی ۲۰۱۰ء)

امریکا، ڈنمارک، ناروے، سویڈن اور دیگر مغربی ممالک میں دل آزار خاکوں کی اشاعت اور انٹرنیٹ پر مقابلہ یہود و نصاریٰ کے مذموم عزائم اور باطنی بغض و عناد کا واضح ثبوت ہیں۔ آزادیٔ اظہار رائے کے نام پر نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی مسلمان کسی بھی قیمت پر برداشت نہیں کریں گے۔ بظاہر یہ سلسلہ رکنے والا نہیں، تاہم تمام اسلامی ممالک مشترکہ لائحہ عمل اپنائیں، او آئی سی کا اجلاس بلا کر یہ معاملہ عالمی عدالت انصاف میں لے جانا چاہئے کہ عالمی سطح پر توہین انبیاء کو جرم قرار دیا جائے۔ حکومت پاکستان سرکاری طور پر گستاخ ممالک سے بھرپور احتجاج کرے، ان ممالک سے سفارتی اور اقتصادی روابط منقطع کئے جائیں۔ مسلمانان عالم ان ممالک کی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں۔ معاشی بائیکاٹ سے ان کی آنکھیں کچھ نہ کچھ کھل سکتی ہیں، جلاؤ گھیراؤ، توڑ پھوڑ اور پُرتشدد احتجاج سے اجتناب کرتے ہوئے پُرامن احتجاجی سرگرمیوں کو جاری رکھا جائے اور دنیا بھر کے باشعور اور انصاف پسند حلقوں تک اپنے مذہبی و دینی جذبات کو پہنچایا جائے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

اجتماعی گستاخی کا پروگرام

انور یوسف

مولی نورس (Molly Norris) امریکا کی مشہور اور متعصب قسم کی کارٹونسٹ ہے۔اس کے کارٹون اور خاکے ہمیشہ کسی نہ کسی مذہب کے ماننے والوں کی دل آزاری پر مشتمل ہوتے ہیں۔۱۹۹۵ء میں اس نے مسلمانوں کی مقدس ترین ہستیوں کی توہین پر مبنی کئی خاکے بنائے جس پر دنیا بھر کے مسلمانوں نے شدید احتجاج کیا تھا۔تازہ رپورٹ ہے کہ اس ملعون عورت نے اپنے جیسے چند کارٹونسٹ دوستوں اور تین بااثر امریکی اداروں کے ساتھ مل کر ۲۰/مئی ۲۰۱۰ء کو اجتماعی گستاخی کا پروگرام بنایا ہے،یہ پہلی دفعہ نہیں ہو رہا کہ کسی امریکی عورت نے مسلمانوں کی محترم شخصیات کی توہین پر مبنی خاکے بنائے ہوں۔کئی امریکی مصنف ہیں جو ایسی تحریریں پیش کرتے رہتے ہیں، جن سے تہذیبوں میں تصادم کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔۲۰۰۸ء میں امریکی مصنفہ "Sherry Jones" نے ۴۳۲ صفحات پر مشتمل ایک غلیظ ناول تحریر کیا تھا،اس میں اسلامی تعلیمات،شعائر اسلام، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس،صحابہ کرام اور امہات المومنینؓ کی اہانت کی گئی تھی۔

ہالینڈ کے ممبر پارلیمنٹ ''گریٹ ورلڈرز'' نے ۲۰۰۷ء میں ایک انٹرویو کے دوران بڑی ڈھٹائی سے کہا تھا:

''وہ نامور مستشرقین، پروفیسرز اور قلم کاروں کی ایک ٹیم کے ساتھ ایک فلم پر کام کر رہا ہے، یہ فلم مغربی دنیا کو ایک بہت بڑے خطرے سے آگاہ کرے گی اور وہ خطرہ ہے اسلامائزیشن کا۔یورپ کو اس وقت اسلامائزیشن کے سونامی کا سامنا ہے،ہمیں اس طوفانی کو روکنے اور اس کے خلاف بند باندھنے کے لئے متحد ہونا پڑے گا، ورنہ یہ مذہب پورے مغرب کو اپنے ریلے میں بہا لے جائے گا۔''

اس نے اعلان کیا تھا:

''میں اس فلم کو ہالینڈ کے مقبول پروگرام "NOVA" میں نشر کرنا چاہتا ہوں۔''

اس سے قبل ہالینڈ ہی میں ایک فلم "Submission" بنی، جس پر دنیا بھر میں شدید احتجاج ہوا تھا۔اس فلم کا ڈائریکٹر ''تھیوگوان'' تھا اور ''ریان ہرسی'' نامی عورت نے اس کا اسکرپٹ لکھا تھا۔ریان ہرسی نے جب اس فلم کا اسکرپٹ لکھا تھا،جب وہ بھی پارلیمنٹ کی ممبر تھی،اس فلم میں برہنہ عورتوں کے اجسام پر پروجیکٹر کی مدد سے روشنی ڈال کر قرآنی آیات لکھی گئی تھیں۔ریان ہرسی نے یہ دکھایا کہ یہ وہ آیات ہیں جن میں اسلام اور قرآن نے (نعوذ باللہ) عورتوں کے حقوق غصب کئے ہیں۔ہالینڈ کا ایک اور ممبر پارلیمنٹ ''یم فارچوین'' بھی اسی ملعون گروہ سے تعلق رکھتا ہے،اس نے مسلمانوں کے خلاف تحریک برپا کی، ہر فورم پر اسلام، مسلمانوں اور ان کی مقدس ہستیوں کے خلاف زہر اگل رہا ہے۔

قارئین! اس وقت پوری دنیا میں بین المذاہب مکالمے پر بات ہو رہی ہے۔پوری دنیا کی مقتدر شخصیات مذاہب کے درمیان ہم آہنگی کے فروغ کے لئے اپنا کردار ادا کر رہی ہیں۔مشہور زمانہ مصنف ''سیموئیل ہنگٹن'' نے اپنے تہلکہ خیز مقالے "Clash of Civilizations" میں سب سے زیادہ زور اس بات پر دیا کہ اس صدی میں تہذیبوں کے تصادم کا خطرہ ہے۔تہذیبی تصادم کو روکنے کے لئے ضروری ہے تمام مذاہب اور قومیں ایک دوسرے کے مذاہب، رسوم و رواج اور عقائد کا احترام کریں۔

مغرب کو دراصل خطرہ محسوس ہو رہا ہے اگر مسلمانوں کی آبادی یونہی بڑھتی رہی اور مسلمانوں نے باہمی اتفاق و اتحاد سے جدید ٹیکنالوجی، اعلیٰ تعلیم اور ایٹمی توانائی کو فروغ دیا تو وہ مغرب کی بالادستی کو للکار سکتے ہیں۔ایک رپورٹ کے مطابق دنیا کی ساڑھے ۶ ارب کی عالمی آبادی میں مسلمان ۱۹ فیصد جبکہ کیتھولک عیسائی ۱۷ فیصد ہیں۔ویٹی کن سٹی کے ترجمان جریدے ''اوبزرویٹورو مینو'' کے مطابق مسلمانوں میں شرح پیدائش اور مغرب میں قبول اسلام کے باعث مسلمانوں کی تعداد عیسائیوں سے کہیں بڑھ چکی ہے۔امریکی مصنف سیموئیل نے

ایک جگہ لکھا ہے:

''۱۹۹۰ء میں دنیا کے عیسائیوں کی تعداد ۲۵ فیصد اور مسلمانوں کی ۲۱ فیصد تھی، پندرہ بیس برسوں میں مسلم آبادی دنیا کی آبادی کا ۳۰ فیصد ہوجائے گی۔''

اس سے سامراجی قوتیں پریشان ہیں۔ مغربی مفکرین اور امریکی تھنک ٹینکس سر جوڑے بیٹھے ہیں، اسلام کے پھیلاؤ اور مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کو کس طرح روکا جائے؟ جب کوئی بھی حربہ کارگر ثابت نہیں ہوتا تو پھر بی باون طیاروں کے ذریعے کارپٹ بمباری کرنے میں بھی عار محسوس نہیں کرتے۔ ایک عرصے سے مغرب، اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کرنے کے لئے مختلف ہتھکنڈے استعمال کررہا ہے۔ کبھی جوتے کے نیچے معزز ترین ہستیوں کے نام چھاپے جاتے ہیں تو کبھی کپڑوں پر پرنٹ کئے جاتے ہیں۔ کبھی توہین آمیز خاکے شائع ہوتے ہیں تو کبھی قرآن کریم کی بے حرمتی کی جاتی ہے۔ کبھی مکہ اور مدینہ پر حملے کی دھمکی دی جاتی ہے تو کبھی القدس کو شہید کرکے ہیکل سلیمانی تعمیر کرنے کا عندیہ دیا جاتا ہے۔ کبھی سلمان رشدی جیسے ملعون سے اسلام کے خلاف زہر اگلوایا جاتا ہے تو کبھی تسلیمہ نسرین جیسی بدبختوں کے ذریعے خرافات لکھوائی جاتی ہیں، کبھی افغانستان میں بگرام کے عقوبت خانے میں مسلمان خاتون عافیہ صدیقی پر انسانیت سوز مظالم کرواتے ہیں تو کبھی مسلمانوں کی عبادت گاہوں پر بارود کی بارش، کبھی حجاب پر پابندی لگا کر مسلم خواتین کے جذبات کو مجروح کیا جاتا ہے تو کبھی ان کے لباس پر اعتراض کیا جاتا ہے، کبھی پردہ اور مسلمان خواتین کو جبراً ملازمت سے فارغ کردیا جاتا ہے تو کبھی اسلام دشمنوں کو انعامات سے نواز کر مسلمانوں کے زخموں پر نمک پاشی کی جاتی ہے، گزشتہ دنوں فرانسیسی پولیس نے ایک مسلمان خاتون کو نقاب پہن کر ڈرائیونگ کرنے کی وجہ سے جرمانہ عائد کردیا تھا، بیلجیئم کی پارلیمنٹ میں حجاب پر پابندی کا بل پیش ہوچکا ہے، تازہ ترین خبروں کے مطابق اسامہ بن لادن کی داڑھی اور پگڑی والی تصویریں جوتوں اور انڈرویئر پر چھاپ کر مسلمانوں کے جذبات مجروح کئے جاتے ہیں۔

۳۰/ اپریل ۲۰۱۰ء کو امریکا نے پاکستان، سعودی عرب، ایران اور دیگر مسلم ممالک پر الزام لگایا کہ یہ ممالک مذہبی آزادی کی سنگین خلاف ورزیاں کررہے ہیں۔ یہ بات کہتے ہوئے امریکا کو شرم آنی چاہئے مسلمہ انسانی حقوق سمیت اخلاقی اقدار اور مذہبی آزادی امریکی و یورپی ممالک میں پامال کی جارہی ہیں۔ مغرب اپنے معاشرے میں برائیوں کی اصلاح کے بجائے اسلامی ملکوں پر الزام لگارہا ہے تاکہ اس کے اپنے عیب چھپے رہیں۔ نائن الیون کے خودساختہ ڈرامے کے بعد سے بعض مغربی ممالک نے ''آزادیٔ اظہار رائے'' کے نام پر اسلام کے خلاف اشتعال انگیزی کو وطیرہ بنا رکھا ہے، وہ اظہار رائے کی آڑ میں ایسے کام اور اقدام کررہے ہیں جن سے تہذیبوں میں خلیج بڑھ رہی ہے۔ تہذیبوں کے تصادم کو ہوا مل رہی ہے۔

ایک طرف یہ صورت حال ہے جبکہ دوسری طرف چند برسوں سے مغرب ''رواداری بین المذاہب'' کا ڈھنڈورا پیٹ رہا ہے لیکن عملاً وہ ایسے کام کررہا ہے جو اس میں خلیج کا سبب ہے۔ مغرب کے ہاں ہر شخص کو مذہب کی آزادی ہے وہ جو چاہے کرے لیکن جب مغربی ممالک میں رہائش پذیر مسلمان اپنے مذہبی شعائر کی پابندی کرتے ہیں تو ان کے خلاف نت نئے قوانین وضع کئے جاتے ہیں۔ اگر اتفاق سے کوئی موجودہ قانون مسلمانوں کے حق میں جاتا ہے تو اس میں راتوں رات ترمیم کرلی جاتی ہے۔ امریکی صدر بش عیسائیت کی ترویج کے لئے عیسائی مذہبی تنظیموں کو چالیس چالیس ارب ڈالر دینے کا فیصلہ کریں تو روادار کہلائیں لیکن اگر کوئی مسلمان صاحب ثروت کسی دینی ادارے کی سرپرستی کرے تو وہ رواداری کا دشمن کہلاتا ہے۔ ۱۹۸۸ء میں ''وائی کنگ پبلی کیشنز'' کے یہودی ادارے نے ''شیطانی آیات'' کے نام سے بدنام زمانہ کتاب چھاپی تو مغرب کے کان پر جوں تک نہ رینگی لیکن جب ۲۰۰۳ء میں مہاتیر محمد نے دنیا کی صرف ۰.۲۳ فیصد آبادی والے یہودیوں کے بارے میں ذرا کچھ کہا تو امریکا و یورپ تلملا اٹھے۔ ایسی دوغلی پالیسی اور دوہرے معیار کے ہوتے ہوئے تہذیبوں کے درمیان خلیج کو کیسے پاٹا جاسکتا ہے؟ رواداری کا فروغ کیونکر ممکن ہے؟ بلکہ ایسے کاموں اور باتوں سے تہذیبوں کے مابین تصادم کی راہ ہموار ہوگی۔

قارئین! اگر امریکا اور یورپ عالم اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ بہتر تعلقات چاہتے ہیں تو پھر عراق و افغانستان سے مکمل انخلا، مسلم کش و استعماری پالیسی پر نظرثانی، فلسطین و کشمیر کے مسئلے کا فریقین کے لئے قابل قبول حل اور مسلمانوں کی دل آزاری کرنے والے عوامل و اسباب پر مکمل پابندی عائد کرنی ہوگی۔ یہ کوئی زیادہ مشکل کام نہیں ہے۔ جس طرح ہولوکاسٹ کے حوالے سے یورپ بھر میں قانون موجود ہے، اس پر عمل درآمد بھی ہوتا ہے تو پھر ایسا کیوں ممکن نہیں کہ ڈیڑھ ارب مسلمانوں کے راہنما کے لئے کوئی قانون بنے، سب سے بڑھ کر یہ کہ ۲۰/ مئی ۲۰۱۰ء کو جو قیامت بپا ہونے جارہی ہے، اسے فوری طور پر روکنا ہوگا۔

(بشکریہ روزنامہ اسلام کراچی ۱۳/ مئی ۲۰۱۰ء)

حکومت اس شرانگیزی کا نوٹس لے!

مولانا محمد ازہر مدظلہ

دو روز قبل امریکی خارجہ امور کمیٹی اور انسداد دہشت گردی کی سب کمیٹی کے رکن کانگریس ایڈورڈ کے خطاب کے اقتباسات پاکستانی اخباروں میں شائع ہوئے ہیں۔ امریکی رکن کانگریس نے پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ دیوبندی مدارس کو بند کرے، کیونکہ وہ گریجویٹس دہشت گردوں کی کھیپ پیدا کرنے والے مدارس ہیں۔ ایڈورڈ کے بقول یہ مدارس مبینہ طور پر امریکا اور بھارت جیسے جمہوری ممالک پر حملوں کے لئے دہشت گرد تیار کر رہے ہیں۔ ٹائمز اسکوائر بم حملے کا حوالہ دیتے ہوئے امریکی رکن کانگریس نے کہا ہے کہ ہم نے ان دیوبندی مدارس کو بند کرانے کے لئے حکومت پاکستان سے بات کی ہے، جو دنیا بھر کی جمہوریت پر حملوں کے لئے دہشت گرد تیار کر رہے ہیں، انہوں نے کہا کہ پاکستان میں آٹھ سو دیوبندی مدارس ہیں، جن کا جہاد پر فوکس ہے اور یہ مدارس نوجوانوں کو بنیاد پرستی کی تعلیم اور دہشت گرد حملوں کی تربیت دیتے ہیں۔

امریکی رکن کانگریس نے دعویٰ کیا ہے کہ زیادہ تر طالبان لیڈرشپ نے ان دیوبندی مدارس سے تعلیم حاصل کر رکھی ہے، دیوبندی اسلامک موومنٹ کی جڑیں بھارت کے دارالعلوم دیوبند مدرسہ میں ہیں۔ امریکی رکن کانگریس نے مزید بتایا کہ اس نے پاکستان میں دو صوفی رہنماؤں سے ملاقاتیں کیں اور ان سے کہا کہ وہ اپنے تجربات سے ہمیں آگاہ کریں تو انہوں نے کہا کہ وہ خود دیوبندی اسکول کے گریجویٹس کے حملوں کا شکار ہوئے ہیں، جن میں سے ایک معذور ہوکر بیساکھیوں پر چل رہے تھے اور دوسرے کو پکڑ کر لایا جاتا تھا۔ (نوائے وقت ملتان، ۲۰/مئی ۲۰۱۰ء)

امریکی رکن کانگریس کا دیوبندی مدارس کو یہ ''خراج تحسین'' محض اظہار خطابت نہیں، بلکہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف امریکی حکومت کی طے شدہ پالیسی کا حصہ ہے، نائن الیون کے بعد ۲۰۰۳ء میں امریکا میں ایک رپورٹ مرتب کی گئی تھی، رپورٹ کا نام تھا: ''مہذب جمہوری اسلام'' یا "Civil Democratic Islam" اسے رینڈ کارپوریشن کے نیشنل سیکورٹی ریسرچ ڈویژن نے مرتب کیا تھا، یہ رپورٹ مسلمانوں کے خلاف امریکی عزائم کے عین مطابق تھی، چنانچہ اسے دنیا بھر میں مسلمانوں کے اثر و نفوذ کو توڑنے، ان کو اپنے رنگ میں رنگنے اور ان میں فتنہ فساد کو ہوا دینے کے لئے ایک پالیسی کے طور پر امریکی حکومت نے اپنالیا۔

یہ رپورٹ مسلمانوں کو تین بڑے گروہوں میں تقسیم کرتی ہے، اس کے ہاں پہلا گروہ سیکولر مسلمانوں کا ہے، یہ لوگ بس نام کے مسلمان ہوتے ہیں اور وہ بھی اس لئے کہ مسلمان گھرانوں میں پیدا ہوئے، ان کے نزدیک مغربی دنیا کے مسلمہ اصول، جمہوریت، حقوق نسواں، جنسی آزادی اور فکری جستجو بہت اہم ہوتے ہیں، یہ مذہب کو نہ اپنے چھ فٹ کے جسم پر نافذ کرتے ہیں، نہ ہی معاشرے میں اس کا نفاذ چاہتے ہیں۔ رپورٹ انہیں مسلم معاشروں میں ''سول سوسائٹی'' کا نام دیتی ہے اور انہیں مغرب کے لئے سب سے کارآمد گروہ قرار دیتی ہے (گزشتہ چند سالوں سے پاکستانی اخبارات میں ''سول سوسائٹی'' کی اصطلاح کا بکثرت استعمال اسی تناظر میں ہوا ہے)۔

دوسرا گروہ بنیاد پرستوں کا ہے، جو یہ سمجھتے ہیں کہ پوری امت مسلمہ جسد واحد ہے، ظلم کسی جگہ بھی ہو اس کے خلاف آواز اٹھانا، بلکہ اس کا مقابلہ کرنا ان کا شرعی فریضہ ہے، یہ لوگ فلسطین، کشمیر، عراق، افغانستان، بوسینیا اور چیچنیا جیسے مقامات پر مسلمانوں کے خلاف ہونے والی جنگوں پر اپنا سخت موقف رکھتے ہیں۔ یہ اپنے علاقوں میں اسلامی قوانین کے نفاذ کی بات کرتے ہیں، بلکہ ان میں سے کچھ گروہ پوری امت کی ایک اجتماعی خلافت کے لئے مسلسل متحرک ہیں، یہ گروہ مغرب کے لئے سب سے زیادہ خطرناک اور زہر قاتل ہے۔

تیسرے گروہ کو یہ رپورٹ روایت پسند قرار دیتی ہے۔ رپورٹ کے مطابق اس گروہ کے قائدین کو اس سے کوئی غرض نہیں ہوتی کہ حکومت کس کے ہاتھ میں ہے۔ حکمران کتنا بددیانت، مغرب زدہ یا اسلام سے دور ہے۔ انہیں بس اپنی زندگی، نماز، روزوں، تقریبات، دن تہوار اور میلوں ٹھیلوں سے غرض ہوتی ہے، یہ رنگارنگ تقریبات منعقد کرکے اپنے مسلمان ہونے کا اظہار کرتے ہیں، انہیں نہ معاشی، قانونی اور سیاسی نظام کی تبدیلی سے کوئی سروکار ہوتا ہے اور نہ ہی اپنے ملک کی قیادت کو راہ راست پر لانے سے کوئی

غرض، بس ان کے اپنے معمولات میں کوئی فرق نہیں آنا چاہئے۔ رپورٹ کے مطابق مغرب کے لئے یہ گروہ بہت ہی مفید ہے اور اسے بہر صورت مدد فراہم کرنی چاہئے، کیونکہ مسلمانوں کی اکثریت ایسی ہی ہے۔ (بحوالہ روزنامہ ایکسپریس ۳۰/مارچ ۲۰۱۰ء)

رپورٹ میں ایک بہت چھوٹے چوتھے گروہ کا بھی ذکر ہے جو ایسے "علماء" پر مشتمل ہے جو دین کی مغربی انداز میں توجیہ و تعبیر پیش کرتے ہیں اور اجتہاد کے نام پر اسلام کے بنیادی عقائد کو مغرب کے اصولوں سے ہم آہنگ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

رپورٹ کے آخر میں مسلمانوں میں اثر و نفوذ بڑھانے اور مسلم معاشروں کو مغربیت کے رنگ میں رنگنے کے طریق کار کا ذکر ہے۔ کہا گیا ہے کہ سب سے پہلے ماڈرن اور مغربی انداز فکر رکھنے والے "علماء" کو ہر طرح کا تعاون بہم پہنچایا جائے۔ تمام سیکولر اور سول سوسائٹی کو ایسی مفکرین کے ارد گرد جمع کیا جائے، انہیں عالمی سطح پر اسلام کا نمائندہ بنا کر پیش کیا جائے اور مقامی حکومتوں کو بھی انہیں آگے بڑھانے، تحفظ دینے اور تعاون کرنے پر مجبور کیا جائے۔

اس کے بعد روایت پسند مسلمان گروہوں اور ان کے علماء کو پورا تحفظ اور تعاون فراہم کیا جائے۔ انہیں سرکاری سطح پر اہم مناصب سے نوازا جائے اور ان کے اسلام کی تشریح کو عام کیا جائے اور پھر ان علماء اور مذہبی رہنماؤں کو مالی، اخلاقی اور حکومتی تعاون سے بنیاد پرست مسلمان گروہوں کے خلاف کھڑا کر کے بنیاد پرستوں کو نیست و نابود کیا جائے۔ اس لئے کہ یہ بنیاد پرست مغرب کے لئے ایک چیلنج کا درجہ رکھتے ہیں۔ ان کا اسلام براہ راست ہمارے لائف اسٹائل پر حملہ ہے اور یہ اسلامی دنیا میں ہماری پالیسیوں کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہیں۔ اس رپورٹ کے مطابق گزشتہ سال سے مسلسل عمل ہو رہا ہے۔

اس تفصیل کی روشنی میں قارئین بآسانی یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ امریکی رکن کانگریس نے اس خاص مسلک کے علماء اور مدارس پر اتنی کڑی تنقید کرتے ہوئے ان پر پابندی کا مطالبہ کیوں کیا ہے؟ امریکیوں سمیت پورے استعمار کو یہ معلوم ہے کہ برصغیر میں احیائے اسلام کی کوششوں میں اس مسلک کے علماء اور پیروکاروں کا سب سے زیادہ حصہ ہے، برصغیر میں احیائے اسلام کی کوششوں میں اس مسلک کے علماء اور پیروکاروں کا سب سے زیادہ حصہ ہے۔ برصغیر میں شرک و بدعات کی تاریکیوں میں توحید و سنت کے چراغ روشن کرنے والے انہی علماء نے تمام طاغوتی فتنوں کا مقابلہ کیا۔ قادیانیت کا فتنہ اٹھا تو یہی گروہ سینہ سپر ہوا، سبائیت کی آندھیاں چلیں تو اسی گروہ کے رضاکاروں نے ہواؤں کا رخ پھیرا، منکرین حدیث نے سر اٹھایا تو اسی جماعت نے سرکوبی کی، مسلمانوں کی عملی زندگی میں زوال آیا تو اسی طائفہ کے بے غرض درویشوں نے گھر گھر اور در در پہنچ کر پیغام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پہنچایا۔ دشمن کے بقول سر پھروں، دیوانوں یا بنیاد پرستوں کا یہ گروہ ارشاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق امت کو جسد واحد سمجھتا ہے، ظلم کے خلاف آواز بلند کرتا اور اس کا مقابلہ کرتا ہے، دنیا بھر میں مسلمانوں پر ہونے والے ظلم کے خلاف مسلمانوں کو بیدار کرتا ہے، یہی وہ "جرائم" ہیں جن کی وجہ سے مغرب انہیں اپنے لئے سب سے زیادہ خطرناک اور زہر قاتل سمجھتا ہے اور اسی بنا پر امریکی رکن کانگریس نے ان کے خلاف زہر میں بجھی ہوئی زبان استعمال کی ہے۔

جن روایت پسند علماء کی امریکی رکن کانگریس نے توصیف و تحسین کی ہے، ممکن ہے وہ اس پر خوش ہوئے ہوں کہ ان سے مسلکی اختلاف رکھنے والوں کو امریکی رکن نے "دہشت گرد" قرار دے کر ان کے مدارس بند کرنے کا مطالبہ کیا ہے، لیکن اہل نظر پر پوشیدہ نہیں کہ دشمن کی تعریف اور تضحیک کا معیار کیا ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جس فرد یا جماعت کو یہود و نصاریٰ اپنا اولین دشمن قرار دیں تو یہ اس فرد یا جماعت کے لئے کمال ایمان کی بشارت اور اس بات کی دلیل ہے کہ نشانہ ٹھیک لگ رہا ہے، تاہم افسوس ہے کہ حکومت پاکستان اور وزارت خارجہ نے اب تک اس شرانگیز بیان کا کوئی نوٹس نہیں لیا۔ پاکستان کے آٹھ سو دینی مدارس کو دہشت گردوں کی فیکٹریاں قرار دینا بالواسطہ پاکستان کو دہشت گردی کا پشت پناہ ٹھہرانے کے مترادف ہے، اس لئے وزارت خارجہ کو کم از کم اپنی پوزیشن صاف کرنے کے لئے تو یہ وضاحت کرنی چاہئے تھی کہ پاکستان کا کوئی دینی مدرسہ دہشت گردی کی کسی قسم کی کارروائی یا منصوبہ بندی میں ملوث نہیں۔

(بشکریہ روزنامہ اسلام کراچی ۲۴/مئی ۲۰۱۰ء)

ختم نبوت کانفرنس دوڑ

جمعیت طلبا اسلام دوڑ سٹی کے زیر اہتمام مورخہ ۳۰/اپریل ۲۰۱۰ء بروز جمعہ بعد نماز عشاء جامع مسجد اقصیٰ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت مولانا عبید اللہ پہار نے کی۔ کانفرنس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا گیا، حضرت مولانا قاری محمد امجد مدنی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا تجمل حسین، مولانا مفتی سعید ارشد اور دیگر علماء کرام نے خطاب کیا، اور عقیدہ ختم نبوت، نزول عیسیٰ علیہ السلام اور ظہور مہدیؒ پر سیر حاصل گفتگو کی۔ اس کانفرنس کے لئے قاری محمد شاکر اور بھائی منظور نے خوب محنت کی اور مقامی علما کرام نے ان کی حوصلہ افزائی کی۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

یارِ غار کے احسانات کا بدلہ

محمد قاسم مجاہد

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر مکہ میں عرصہ حیات تنگ ہو چکا تھا، ہر طرف آپ ؐ کے قتل کی سازش ہو رہی تھی، اب یہاں رہنا دشوار ہو چکا تھا، ایسے وقت میں اللہ کا حکم آ گیا، آپ کو مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کا اشارہ مل گیا، آپ ؐ نے اپنے دوست سیدنا ابو بکر صدیق ؓ کو اپنے ہمراہ لیا اور یہ دونوں حضرات اپنا وطن مالوف، اپنا پیارا علاقہ چھوڑ کر اپنے گھر اور عزیز رشتہ داروں کو اللہ کے حوالے کر کے مدینہ کی طرف ہجرت کر گئے۔

ادھر کفار مکہ کو اس بات کی فکر تھی کہ کہیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی جان بچا کر کہیں اور نہ چلے جائیں اور ہمارا منصوبہ ادھورا نہ رہ جائے۔ چنانچہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کو محاصرے میں لے لیا تاکہ جونہی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) گھر سے نکلیں ہم اپنے ناپاک ارادے میں کامیاب ہو جائیں اور اسلام و توحید کی دعوت یہیں دب جائے (نعوذ باللہ) لیکن اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ تعالیٰ کو حامی و ناصر جان کر صدیق اکبر ؓ کے ہمراہ گھر سے نکلے اور سورۂ یٰسین کی ابتدائی آیات تلاوت کرتے ہوئے، کفار کی آنکھوں میں دھول جھونک کر ان کی نگاہوں کے سامنے سے گزرتے چلے گئے اور اللہ رب العزت نے کفار کو "صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ" کی عملی تصویر بنا دیا۔

جب مشرکین مکہ کو ہوش آیا اور حقیقت حال سے ان کو واقفیت ہوئی تو وہ فوراً ان دونوں حضرات کی تلاش میں روانہ ہو گئے تاکہ ان کو گرفتار کیا جا سکے، چنانچہ اللہ کے رسول ؐ غار ثور میں پناہ گزین ہو گئے تاکہ ان لوگوں سے محفوظ رہ سکیں، اس وقت دو یار، غار میں اکیلے تھے، سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی حامی و ناصر نہ تھا، باہر پورا عالم ان کا جانی دشمن تھا، کفار ان کو گرفتار اور قتل کرنے کے در پے تھے حتیٰ کہ آپ ؐ کے سر اقدس کی قیمت لگ چکی تھی۔

اب صدیق اکبر ؓ نے دیکھا کہ غار میں جا بجا سوراخ ہیں۔ کہیں سے بھی سانپ آ کر نقصان پہنچا سکتا ہے، اس سچے عاشق رسول سے گوارا نہ ہو سکا کہ اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچے، غار میں کوئی ایسی چیز بھی نہ تھی جس سے ان سوراخوں کو بند کیا جا سکتا، صدیق اکبر ؓ نے اپنے جسم سے کپڑے پھاڑ پھاڑ کر ان سوراخوں کو بند کرنا شروع کیا۔ آپ کے پاس کپڑا ختم ہو گیا لیکن ابھی دو سوراخ باقی تھے۔ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جذبہ محبت سے سرشار ہو کر اپنی دونوں ایڑیاں، ان سوراخوں پر رکھ دیں تاکہ کوئی موذی جانور غار میں داخل ہو کر اللہ کے رسول کو نقصان نہ پہنچا سکے اور اس بات کی قطعاً پروا نہ کی کہ سانپ مجھے بھی کاٹ سکتے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد ایک سانپ نے بل میں سے باہر نکلنے کی کوشش کی، تمام راستے مسدود پا کر اس نے صدیق اکبر ؓ کے پاؤں پر ڈس لیا، آپ کا جذبہ عشق و ایثار تو دیکھئے کہ باوجود سخت تکلیف کے آپ نے اپنے پاؤں نہ ہٹائے اور اس خیال سے کہ آپ ؐ میری گود میں سر رکھے آرام فرما رہے ہیں، کہیں میری یہ تکلیف آپ ؐ کے آرام میں مخل نہ ہو، صدیق اکبر ؓ نے اپنی جگہ سے ذرا بھی نہ حرکت کی اور آپ کو محسوس بھی نہ ہونے دیا کہ ان پر کیا قیامت گزر رہی تھی۔

آخر آپ بھی انسان تھے، باوجود مکمل کوشش کے شدت تکلیف سے آپ ؓ کی آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے، جونہی آنسو آپ ؐ کے رخسار مبارک پر گرے آپ کی آنکھ کھل گئی، آپ ؐ نے صدیق اکبر ؓ سے رونے کا سبب دریافت فرمایا، معلوم ہونے پر آپ ؐ نے ابو بکر صدیق ؓ کی زخمی ایڑی پر اپنا لعاب مبارک لگایا اور اللہ رب العزت نے فوراً صدیق اکبر ؓ کی تکلیف دور فرما دی۔

صدیق اکبر ؓ نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر کیا کچھ نہ کیا، اپنا گھر بار، مال و متاع سب چھوڑا، اپنے عزیز رشتہ داروں کی پروا نہ کی اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق اس وقت کی جب آپ ؐ کے اپنے چچا ابولہب نے آپ ؐ کو جھٹلا دیا تھا، آپ کی دعوت کو پہنچانے کے لئے ہر قسم کی تکلیفیں برداشت کر لیں، اسلام کا نعرہ لگانے پر کفار مکہ کے ہاتھوں مار کھائی، اتنا مارا گیا کہ آپ بے ہوش ہو گئے لیکن عشق رسول ایسا تھا کہ ہوش میں آتے ہی اپنے زخموں سے بے پروا ہو کر اپنی چوٹوں کو بھول کر پوچھتے ہیں کہ: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیسے ہیں؟ اللہ، اللہ! میں

قربان جاؤں صدیق اکبرؓ پر اور ان کے سچے جذبہ عشق پر، پھر غزوۂ تبوک میں اپنے گھر کا سارا سامان لاکر جہاد کے لئے اللہ اور رسول کے قدموں پر نچھاور کر دیا اور جب آپؐ نے پوچھا کہ گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا؟ تو قبول شاعر آپؓ نے یوں عرض کیا:

پروانے کو چراغ، بلبل کو پھول بس
صدیقؓ کے لئے خدا کا رسول بس

ایک موقع پر اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"مجھ پر جتنے لوگوں کے احسانات تھے، میں نے ان سب کا بدلہ دے دیا ہے، لیکن صدیق اکبرؓ کے مجھ پر اتنے احسانات ہیں کہ ان کا بدلہ صرف اللہ تعالیٰ ہی دے سکتا ہے۔"

اسی طرح ایک بار آپؐ نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے فرمایا:

"اس آسمان پر جتنے ستارے ہیں، عمرؓ کی اتنی نیکیاں ہیں، تو امی عائشہ صدیقہؓ نے پوچھا: "اور میرے باپ (صدیق اکبرؓ) کی؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ عمر کی نیکیاں تو صدیق اکبرؓ کی اس ایک رات کی نیکیوں کے برابر بھی نہیں ہوسکتیں جو رات ابوبکرؓ نے میرے ساتھ غار ثور میں گزاری تھی۔"

اسی وجہ سے سیدنا عمر فاروقؓ، سیدنا ابوبکر صدیقؓ سے فرمایا کرتے تھے کہ: میری زندگی کی ساری نیکیاں لے لیں، بس مجھے اس ایک رات کی نیکیاں دے دیں جو آپؓ نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غار ثور میں گزاری تھی۔

☆☆......☆☆

حضرت خواجہ خواجگان رحمۃ اللہ علیہ

سید سلمان گیلانی

وہ میرا شیخ، وہ میرا مرشد چلا گیا
رحمت نے اس کو گود میں اپنی اٹھا لیا
تقویٰ کا شہریار، تصوف کا بادشاہ
رہ کر زمیں پہ رکھتا تھا وہ عرش پر نگاہ
نے تاج اس کے پاس تھا، نے تخت، نے زمین
لیکن دلوں پہ اس کی حکومت تھی بالیقین
پیش نظر وہ رکھتا تھا سیرت رسولؐ کی
ہر ہر عمل میں اس کے تھی سنت رسولؐ کی
اٹھتا تھا اس کا دین کی خاطر ہی ہر قدم
حکمِ خدا کے سامنے ہر دم جبیں تھی خم
کم گو تو تھا ضرور، نہ لیکن تھا کم نظر!
لاکھوں سخن میں وار دوں اس کے سکوت پر
دیوانگانِ عشق و محبت کا پیر تھا
وہ کاروانِ ختمِ نبوت کا میر تھا
لالہ عزیز! اب ترے ہاتھوں میں ہے علَم
لالہ خلیل! رب ہے تیرے ساتھ کر نہ غم
اے خانقاہ سراجیہ! رتبہ تیرا بلند
ان ہستیوں سے تیری ہوئی خاک ارجمند
اللہ صبر دے مرے غم خوار دوستو!
ہم پھر یتیم ہوگئے اک بار دوستو!

دوسری قسط

میرِ کارواں کی رحلت!

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

آغاز:

ہمارے حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ صاحب کا سلسلہ نسب یہ ہے۔ ملک خواج محمد عمر بن ملک مرزا خان بن ملک غلام محمد۔ قوم تلوکر۔ جو راجپوت برادری کی ایک شاخ ہے۔ تلوکر قوم کا قدیم پیشہ زمینداری ہے۔ خواج محمد عمر صاحب خداترس، نیک خصلت، سادہ منش زمیندار تھے۔ خانقاہ موسیٰ زئی شریف کے سراج الاولیاء حضرت خواجہ سراج الدینؒ سے بیعت کا تعلق تھا۔ آپ ان کے خدمت گار، محب ومخلص مرید تھے۔ حضرت خواجہ صاحبؒ آپ کو ”نکا“ مرید سے یاد فرماتے تھے۔ ”نکا“ سرائیکی زبان میں چھوٹے کو کہتے ہیں۔ نکا مرید یعنی چھوٹا مرید۔ غالباً اس کی وجہ یہ تھی کہ خواج محمد عمر صاحب، حضرت خواجہ ابوالسعد احمد خانؒ بانی خانقاہ سراجیہ کے چچازاد بھائی تھے۔ خواجہ ابوالسعد احمد خانؒ کی بیعت بھی حضرت خواجہ سراج الدینؒ سے تھی۔ وہ بڑے مرید اور آپ کے چچازاد بھائی خواج محمد عمر صاحب کو شاید اسی نسبت سے نکا مرید (چھوٹا مرید) کے نام سے یاد فرماتے۔

خواج محمد عمر کو اللہ تعالیٰ نے چار صاحبزادے بالترتیب ملک شیر محمدؒ، مولانا خواجہ خان محمدؒ، ملک فتح محمدؒ، ملک محمد افضلؒ ودیعت فرمائے۔ حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ صاحب کی تاریخ پیدائش حتمی طور پر متعین کرنا مشکل ہے۔ اس لئے کہ اس زمانہ میں تاریخ پیدائش کے لکھنے کا خاندان میں رواج نہ تھا۔ البتہ قرائن وواقعات کو سامنے رکھ کر آپ کے سوانح نگاروں نے ۱۹۲۰ء تاریخ پیدائش لکھی ہے۔ اب آپ کے وصال کے بعد خانقاہ شریف کی لائبریری میں موجود دلائل الخیرات کے حواشی پر دیکھنے والوں کے قول کے مطابق خاندان کے دیگر حضرات کے علاوہ حضرت خواجہ خان محمد صاحبؒ کی تاریخ پیدائش ۱۹۰۹ء حضرت اعلیٰؒ کے قلم سے لکھی ہوئی ملی ہے۔ ۱۹۲۰ء کی تاریخ کا تعین کیا جائے آپ کی عمر مبارک اکانوے سال اور ۱۹۰۹ء کا اعتبار کیا جائے تو پھر عمر مبارک ایک سو سال بنتی ہے۔ (واللہ اعالم بالصواب) موضع کھولہ بستی ڈنگ نزد کنڈیاں میں آپؒ کی پیدائش ہوئی۔ یہاں پر ہی خواجہ محمد عمر اور آپ کا پورا خاندان آباد تھا۔ چشمہ بیراج کی تعمیر پر وہاں سے نقل مکانی کرکے اکثر خاندان خانقاہ سراجیہ میں آکر آباد ہوا۔ خانقاہ سراجیہ کی بعد میں بنیاد رکھی گئی۔

ابتدائی تعلیم:

حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ صاحب جب تعلیم کے قابل ہوئے تو آپ کو بستی ڈنگ کے قریب موضع کھولہ کے لوئر مڈل سکول میں داخل کرایا گیا۔ آپ نے چھٹی جماعت تک یہاں پر تعلیم حاصل کی۔

لطیفہ غیبی:

ایک دن خانقاہ سراجیہ کے بانی حضرت مولانا خواجہ ابوالسعد احمد خانؒ المعروف ”اعلیٰ حضرت“ نے اپنے چچازاد اور پیر بھائی ملک خواجہ عمرؒ سے فرمایا کہ آپ کے پاس ایسی تین چیزیں ہیں جو میرے پاس نہیں۔ ان میں سے ایک مجھے دے دیں۔ ان دنوں خانقاہ سراجیہ کے لنگر خانہ میں دودھ دینے والی کوئی بھینس نہ تھی۔ خواجہ عمر صاحبؒ کے پاس تین بھینسیں دودھ دینے والی تھیں۔ اس لئے آپ سمجھے کہ لنگر کے لئے بھینس کا حضرت اعلیٰ اشارہ فرمارہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تینوں بھینسیں لنگر کے لئے حاضر ہیں۔ حضرت اعلیٰؒ مسکرائے اور فرمایا کہ ہمیں آپ کی بھینسوں سے سروکار نہیں۔ آپ اپنے تینوں بیٹوں میں سے (ابھی محمد افضل آپ کے سب سے چھوٹے بیٹے کا تولد نہ ہوا تھا) ایک مجھے دے دیں۔ خواجہ عمر صاحبؒ نے ایک لمحہ سوچے بغیر فرمایا کہ جونسا بیٹا آپ فرمائیں حاضر ہے۔ حضرت اعلیٰؒ نے ہمارے حضرت خواجہ خان محمدؒ کی بابت فرمایا کہ یہ ہمیں دے دیں۔ سچ ہے کہ: ”قدر زر زرگر بداند قدر جوہر جوہری“ حضرت اعلیٰؒ کی خدمت اور آپ کی علمی وروحانی وراثت وجانشینی خانقاہ سراجیہ کی ترقی، سلسلہ نقشبندیہ کی ترویج اور دین اسلام کی اشاعت کے لئے یوں ہمارے حضرت خواجہ خان محمدؒ صاحب کو اللہ رب العزت نے منتخب فرمالیا۔ فالحمدللہ!

ہمارے حضرت خواجہ خان محمدؒ صاحب سکول چھوڑ کر دینی تعلیم کے لئے وقف ہوگئے۔ اس زمانہ میں خانقاہ سراجیہ، جامع مسجد، کتب خانہ، تسبیح خانہ، مہمان خانہ کی تعمیر کا کام ہورہا تھا۔ حضرت اعلیٰؒ کی سرکردگی میں آپ کے خلیفہ وجانشین حضرت مولانا محمد عبداللہ لدھیانویؒ المعروف ”حضرت ثانی“ اس کام کے نگران تھے۔ حضرت ثانیؒ دارالعلوم دیوبند کے

فارغ التحصیل تھے۔ حضرت اعلیٰ نے ہمارے حضرت خواجہ خان محمدؒ صاحب کو پڑھانے کے لئے حضرت ثانیؒ اور حضرت مولانا سید عبداللطیف شاہؒ احمد پوریاں کو حکم فرمایا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ان اساتذہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا اور دینی تعلیم میں مشغول ہوگئے۔ تعلیم کے ساتھ اپنے استاذ گرامی ذی وقار کے ساتھ خانقاہ سراجیہ کی ابتدائی تعمیر میں بھی شامل رہے۔ آپ نے مولانا عبداللطیف شاہؒ سے قرآن مجید اور ابتدائی کتب اور حضرت ثانیؒ سے صرف ونحو کی تعلیم مکمل کی۔ قرآن مجید، فارسی، نظم ونثر، صرف ونحو کی تکمیل کے بعد بھیرہ ۱۹۳۷ء میں بقیہ تعلیم کے لئے تشریف لے گئے۔

بھیرہ میں تعلیم:

انجمن حزب الانصار بھیرہ کے زیراہتمام دارالعلوم عزیزیہ بھیرہ کا اس دور میں چہار سو شہرہ تھا۔ حضرت مولانا نصیرالدین بگویؒ اور حضرت مولانا ظہور احمد بگویؒ دونوں حضرت اعلیٰ سے بیعت تھے۔ اس تعلق کی بناء پر آپ کو دارالعلوم عزیزیہ بھیرہ میں حضرت اعلیٰ نے داخل کرایا۔ اس زمانہ میں دارالعلوم عزیزیہ کا اہتمام حضرت مولانا ظہور احمد بگویؒ کے پاس تھا۔ آپ بہت ہی متبحر عالم، مناظر اور مبلغ اسلام تھے۔ ان دنوں بھیرہ حزب الانصار کے ناظم تبلیغ حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ تھے۔ مولانا عبدالرحمن میانویؒ بہت بڑے خوش الحان مقرر اور شعلہ نوا، جفاکش خطیب تھے۔ بعد میں آپ نے مجلس احرار اسلام کل ہند کے پلیٹ فارم سے آزادی ہند کے لئے گرانقدر خدمات انجام دیں۔ پاکستان بننے کے بعد حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے اپنے گرامی قدر رفقاء کے ساتھ مجلس تحفظ ختم نبوت کی بنیاد رکھی تو بانی ممبران میں مولانا عبدالرحمن میانویؒ بھی شامل تھے۔ زندگی کے آخری سانس تک عالمی مجلس کے شعبہ تبلیغ سے وابستہ رہے۔ اسی طرح بہاولپور کے معروف مذہبی وسیاسی رہنماء حضرت مولانا علامہ رحمت اللہ ارشدؒ مغربی پاکستان اسمبلی کے رکن تھے۔ پنجاب اسمبلی کے قائد حزب اختلاف بھی رہے۔ بلا کے پارلیمنٹیرین مقرر تھے۔ خراش، تراش کر قدرت نے ملکہ خطابت آپ کو دیا تھا۔ وہ بھی ان دنوں دارالعلوم عزیزیہ بھیرہ میں مدرس تھے۔ ہمارے حضرت خواجہ خان محمدؒ صاحب نے اس ماحول میں بھیرہ میں تین سال تک دیگر علوم کی تحصیل کی۔ بھیرہ دارالعلوم کے حضرات، خانقاہ سراجیہ سے بیعت وارشاد کا تعلق رکھتے تھے۔ اس لئے حضرت قبلہ کو اس نسبت سے شفقتوں سے بھرپور مالا مال کیا۔ آپ کی تعلیم وتربیت پر خصوصی نظر رکھی۔ آپ نے اپنی ذاتی شرافت، کم گوئی، بھرپور محنت وخداداد قابلیت سے اساتذہ کی نظروں میں مقبولیت حاصل کر لی۔ دارالعلوم کی انتظامیہ نے آپ کی انتظامی صلاحیتوں کو بھانپ کر دوران تعلیم ہی آپ کو دارالعلوم کے مطبخ کا انچارج بنادیا۔ آپ نے مطبخ کا نظم اس خوبصورتی سے چلایا کہ اساتذہ، منتظمہ اور طلباء میں آپ کو ہردلعزیزی حاصل ہوگئی۔

قدرت کے فیصلے:

دارالعلوم عزیزیہ میں آپ کی تعلیم کے درمیان میں ناظم تبلیغ مولانا عبدالرحمن میانویؒ تھے۔ جب آپ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر اور پھر امیر بنے تو انہی مولانا عبدالرحمن میانویؒ نے آپ کی زیرصدارت تبلیغی خدمات سرانجام دیں۔ اسی طرح مولانا رحمت اللہ ارشدؒ جو آپ کی تعلیم کے دنوں دارالعلوم عزیزیہ کے مدرس تھے۔ جب حضرت قبلہ خانقاہ سراجیہ کے گدی نشین اور پھر مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر بنے تو ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت چلی تو انہی مولانا رحمت اللہ ارشدؒ نے آپ کا بہاولپور اسٹیشن پر استقبال کیا۔ جب بھی آپ کا خانقاہی یا مجلس کے پروگرام کے سلسلہ میں بہاولپور کا سفر ہوتا تو استقبال والوداع کے لئے اسٹیشن پر ضرور تشریف لانے میں اپنی سعادت سمجھتے اور حضرت قبلہ بھی ان سے بہت ہی عزت وتکریم کا معاملہ فرماتے۔ مولانا رحمت اللہ ارشدؒ نے ایک دن مجلس میں فرمایا کہ:

''مولانا خواجہ خان محمدؒ صاحب کی زبان پر تقدیر بولتی ہے۔''

حاضرین نے اس جملہ پر ان کی طرف تعجب سے دیکھا تو انہوں نے اپنا واقعہ سنایا کہ ایوب خان کے عہد اقتدار میں بہاولپور کے ایک کمشنر کا تبادلہ رکوانے کے لئے میں بہت فکرمند تھا۔ لاہور، اسلام آباد اپنے متعلقین سے پورا اثر ورسوخ استعمال کرنے، سفارشیں کروانے کے باوجود کامیابی نہ ہوئی۔

اسی سلسلہ کے ایک سفر سے بہاولپور اسٹیشن اترا تو اسٹیشن پر دوسری طرف بہت سے تعلق والے علماء، صلحاء کے جم غفیر کو دیکھا۔ ملنے پر معلوم ہوا کہ مولانا خواجہ خان محمدؒ صاحب کی تشریف آوری ہے۔ استقبال کی غرض سے یہ حضرات جمع ہیں۔ استقبالیوں کے ساتھ میں بھی انتظار میں کھڑا ہوگیا۔ ٹرین آئی، حضرت خواجہ خان محمدؒ صاحب اترے تو باری آنے پر مصافحہ کرتے ہی کمشنر کے تبادلہ رکوانے کی بابت اپنی پریشانی کا عرض کیا۔ سن کر ایک لمحہ توقف کیا اور پھر فرمایا کہ: ''آپ اسلام آباد چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ بھلا فرمائیں گے۔'' میں ضرورت مند تھا۔ کس کے پاس جانا ہے؟۔ کیا کرنا ہے؟۔ کچھ نہ پوچھا۔ اتنے میں کراچی سے ٹرین آرہی تھی۔ ٹکٹ لیا اور لاہور چلا آیا۔ وہاں سے جہاز پر بیٹھا اور راولپنڈی چکلالہ ائیرپورٹ اترا۔ وی آئی پی لاؤنج میں ایوب خان کے بھائی بہادر خان مل گئے۔ معلوم ہوا کہ صدر مملکت کسی سفر سے واپس آرہے ہیں۔ ان کے استقبال

کے لئے آئے ہیں۔ ان سے ساری صورتحال عرض کی۔ انہوں نے حامی بھرلی۔ ایوب خان کا طیارہ اترا۔ استقبال کیا۔ بہادر خان نے ایوب خان سے تبادلہ کشنر رکوانے کے لئے میرے حوالہ سے گذارش کی۔ ایوب خان نے کھڑے کھڑے ہاٹ لائن پر آرڈر جاری کیا۔ میں اسی فلائٹ سے لاہور آیا۔ وہاں سے ٹرین پکڑی بہاولپور شادمان وفرحان، کامیاب وکامران اترا۔ ایک درویش خدارسیدہ کی اتنی بات کہ:

”اسلام آباد چلے جائیں، اللہ تعالیٰ بھلا فرمائیں گے۔“

فرمادینے سے میرا کام ہوگیا۔

یہاں پر مولانا محمد عبداللہ لدھیانوی خطیب غلہ منڈی وناظم مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ ٹیک سنگھ کی روایت عرض کئے بغیر چارہ نہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ شیخ الاسلام حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ سے بارہا سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ برصغیر میں مولانا عبدالعزیز سرگودھویؒ (جو حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری کے خلیفہ وجانشین تھے) سے بڑا عبادت گذار کوئی نہیں اور مولانا خواجہ خان محمدؒ صاحب سے بڑا مستجاب الدعوات کوئی نہیں۔ یہ عام آدمی کی بات نہیں اپنے زمانہ کے سب سے بڑے عالم دین کی اپنے شاگرد حضرت خواجہ خان محمدؒ صاحب سے متعلق شہادت ہے۔ العظمة للّٰه ولرسوله وللمؤمنين ۰ فالحمدللّٰہ اوّلاً وّ آخراً!

جامعہ اسلامیہ ڈابھیل میں داخلہ:

ہمارے حضرت خواجہ خان محمدؒ صاحب نے بھیرہ سے تعلیم مکمل کرنے کے بعد جامعہ اسلامیہ ڈابھیل ضلع سورت صوبہ گجرات انڈیا میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے داخلہ لیا۔ یہ آپ کی تعلیم کا موقوف علیہ کا سال تھا۔ آپ نے تفسیر سے جلالین، حدیث شریف سے مشکوٰۃ، فقہ سے ہدایہ اور عربی ادب سے مقامات حریری، ایسی کتابیں حضرت مولانا عبدالرحمن امروہیؒ، حضرت مولانا بدر عالم میرٹھیؒ، حضرت سید محمد یوسف بنوریؒ، حضرت مولانا محمد ادریس سکروڈھویؒ، حضرت مولانا عبدالعزیز کیمل پوریؒ (اٹک) ایسے یگانہ روزگار اساتذہ سے پڑھیں۔ یہاں پر ایک واقعہ جو ہمارے حضرت خواجہ خان محمدؒ صاحب کی جلالت شان پر دلالت کرتا ہے۔ اسے درج کرنا ضروری ہے۔ وہ یہ کہ آپؒ نے ڈابھیل سے دیگر اساتذہ کے علاوہ شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ سے بھی شرف تلمذ حاصل کیا۔ کچھ عرصہ بعد پاکستان بنا۔ حضرت بنوریؒ ابتدائی کچھ عرصہ پاکستان بننے کے بعد بھی ڈابھیل میں تدریسی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ پھر پاکستان میں دارالعلوم ٹنڈوالہ یار خان سندھ میں تشریف لائے۔ پھر مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیوٹاؤن کراچی میں قائم کیا۔ جو آج جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کے نام سے چہار دانگ عالم میں مشہور یونیورسٹی کا درجہ حاصل کر چکا ہے۔

ہمارے حضرت خواجہ خان محمدؒ صاحب نے اگلا سال ۱۹۴۰ء دیوبند میں گذارا۔ پھر خانقاہ سراجیہ تشریف لائے۔ حضرت ثانیؒ سے تصوف کی تکمیل کی۔ آپ کی رحلت کے بعد خانقاہ سراجیہ کی مسند نشینی پر فائز ہوئے۔ آپ کی شہرت رفتہ رفتہ ملک گیر ہوئی۔ حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ تک آپ کی بزرگی اور شیخ وقت ہونے کے حوالہ سے روایات پہنچیں۔ آپ کے دل میں خانقاہ سراجیہ حاضری اور ہمارے حضرت خواجہ خان محمدؒ صاحب سے ملاقات کا داعیہ اور پھر شوق پیدا ہوا۔ ویسے آپ خانقاہ سراجیہ سے متعارف تھے۔ اس لئے کہ یہاں حضرت اعلیٰ کے زمانہ میں حضرت بنوریؒ کے آئیڈیل اور استاذ، نابغہ روزگار حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ تشریف لاچکے تھے۔ اپنے استاذ کی زبانی خانقاہ کے مشہور عالم نادر کتب پر مشتمل کتب خانہ کی تعریف سن چکے تھے۔ چنانچہ آپ خانقاہ سراجیہ تشریف لائے۔ اتفاق کی بات ہے کہ ہمارے حضرت خواجہ خان محمدؒ صاحب خانقاہی سفر کے سلسلہ میں ہری پور تشریف لے جاچکے تھے۔ حضرت بنوریؒ نے مزارات پر حاضری دی۔ خانقاہ شریف کے ماحول سے دل خوش کیا۔ کتب خانہ دیکھا۔ آپ نے بھی یہاں سے سرحد جانا تھا۔ تو آپ نے اپنے دورہ کی ترتیب بدلی اور ہری پور تشریف لے گئے۔ ہمارے حضرت خواجہ خان محمدؒ صاحب ہری پور محلہ درویش میں مولانا قاضی شمس الدینؒ کے ہاں قیام پذیر تھے۔ صبح حضرت بنوریؒ مولانا قاضی شمس الدینؒ کی قیام گاہ پر بغیر اطلاع کے تشریف لائے۔ ہمارے حضرت خواجہ خان محمدؒ صاحب آپ کے رفقاء اور ہری پور کی دینی قیادت وعلماء تصور نہیں کرسکتے تھے کہ بغیر پروگرام واطلاع کے حضرت شیخ بنوریؒ ایسے متبحر عالم دین اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود یہاں تشریف فرما ہوسکتے ہیں۔ ہمارے حضرت خواجہ خان محمدؒ صاحب قاضی شمس الدینؒ کے ہاں ناشتہ کے لئے دسترخوان پر بیٹھے ہی تھے کہ گلی میں شور ہوا کہ حضرت بنوریؒ تشریف لائے ہیں۔ اچانک یہ خبر سنتے ہی سب عید کے چاند کی طرح حضرت بنوریؒ کے استقبال کے لئے کھڑے ہوگئے۔ اتنے میں حضرت بنوریؒ کمرہ میں داخل ہوئے۔ سب نے استقبال کیا۔ حضرت بنوریؒ نے ہمارے خواجہ خان محمدؒ صاحب سے فرمایا کہ حضرت آپ کی تعریف سنی۔ خانقاہ شریف حاضر ہوا، کتب خانہ دیکھا، مزارات پر حاضری دی۔ آپ کے یہاں تشریف فرما ہونے کا سنا۔ دعا وملاقات کی غرض سے پروگرام تبدیل کرکے ہری پور چلا آیا۔ ہمارے حضرت خواجہ خان محمدؒ صاحب، حضرت شیخ بنوریؒ کی باادب اور دوزانو ہوکر بات سنتے رہے اور پھر گویا ہوئے۔ حضرت میں کیا اور میری ملاقات کیا۔ مجھے

کراچی بلوا بھیجئے۔ سعادت سمجھ کر سر کے بل حاضر ہوتا۔ یہ سب آپ کا فیض ہے۔ میں تو آپ کا شاگرد ہوں۔ حضرت بنوریؒ یہ سن کر چونکے۔ فرمایا وہ کیسے؟۔ مجھے تو بالکل یاد نہیں۔ کہاں، کب اور کیا پڑھا مجھ سے؟۔ حضرت خواجہ خان محمدؒ صاحب نے فرمایا کہ ڈابھیل میں فلاں سال مقامات آپ سے پڑھی۔ حضرت بنوریؒ نے تعجب سے پھر ہمارے حضرت خواجہ خان محمدؒ صاحب کو بغور دیکھا اور فرمایا بالکل یاد نہیں آرہا۔ اچھا تو کون کون سے ساتھی آپ کے ہم کلاس تھے؟ ہمارے حضرت خواجہ خان محمدؒ صاحب نے بعض ہم درس ساتھیوں کے نام بتائے۔ حضرت شیخ بنوریؒ نے اس پر بھی فرمایا بالکل یاد نہیں آرہا۔ خیر حضرت بنوریؒ نے دعا کے لئے فرمایا۔ حضرت خواجہ خان محمدؒ صاحب نے آپ کے باادب ہاتھ پکڑ کر دعاء کے لئے ایسے انداز میں التجا کی جیسے بیٹا باپ سے یا مرید شیخ سے کرتا ہے۔ حضرت بنوریؒ کے آنسو ابل پڑے۔ دعاء ہوگئی۔ حضرت بنوریؒ نے اجازت چاہی۔ ہمارے حضرت خواجہ خان محمدؒ صاحب نے سواری تک استاذ محترم کو الوداع کہنے کے لئے مشایعت کی۔ چلتے چلتے حضرت بنوریؒ نے وعدہ لیا کہ جب کراچی آنا ہو قیام میرے مدرسہ میں ہوگا۔ آپ نے بسروچشم قبول کیا۔ حضرت بنوریؒ رخصت ہوئے۔ واپسی پر حضرت بنوریؒ نے ساتھیوں سے فرمایا کہ حضرت مولانا خان محمد صاحب کو جو سنا تھا اس سے بھی بڑھ کر پایا۔ ایک تو ان کی مجلس کے برکات دیکھے۔ دوسرا چہرہ پر نور ولایت ملاحظہ کیا۔ تیسرا بے نفسی کی انتہا کو پہنچے ہوئے۔ خدا رسیدہ ہیں۔ اگر ذرہ برابر ان میں دنیاداری ہوتی کبھی ظاہر نہ کرتے کہ میں آپ کا شاگرد ہوں۔ مریدوں پر رعب جمانے کے لئے خاموش رہتے کہ کتنا کامل ہوں کہ بنوریؒ جیسے شخص مجھے ملنے کے لئے میرے دروازے پر آئے۔ حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ صاحب نے سب حقیقت کھول کر بیان کردی۔ یہ ان کی بے نفسی کا کمال ہے اور مجھے خوشی ہوئی کہ ایسے باکمال سے استاذ ہونے کا تعلق قائم ہے۔ غرض:

خوشبو آنست کہ خود بگوید نہ کہ عطار بگوید

دارالعلوم دیوبند میں داخلہ:

ڈابھیل سے اگلے سال (۱۹۴۱ء) میں دارالعلوم دیوبند میں دورہ حدیث شریف کے لئے داخلہ لیا۔ تب دارالعلوم دیوبند کی مسند حدیث وصدر مدرس کی سیٹ پر شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ براجمان تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا کرنا ہوا ایسے کہ حضرت مدنیؒ نے بخاری شریف کا افتتاحی سبق پڑھایا اور پھر تحریک آزادی میں سرگرم حصہ لینے کے باعث حوالہ زندان ہوگئے۔ حضرت مولانا محمد ابراہیم بلیاویؒ، حضرت مولانا اعزاز علیؒ اور ذی قدر مشائخ وقت سے آپ نے صحاح ستہ، موطین، طحاوی، پڑھ کر دارالعلوم دیوبند سے تحصیل علوم کی سند فراغ حاصل کی۔ دیگر حضرات کے علاوہ جامعہ محمدی شریف ضلع جھنگ کے معروف عالم دین وشیخ وقت، محقق ومصنف حضرت مولانا محمد نافع بھی حضرت قبلہ کے دورہ حدیث کے ساتھیوں میں سے ہیں۔ ہمارے حضرت خواجہ خان محمدؒ صاحب ۱۹۴۱ء میں دارالعلوم دیوبند سے فارغ ہوئے۔ جب کہ حضرت مولانا ابوالسعد احمد خان آپ کے مربی، سرپرست اور مرشد اول کا انتقال بھی ۱۹۴۱ء میں ہوا۔

(جاری ہے)

الفلاح ملیر میں ختم نبوت کی ماہانہ تربیتی نشست

کراچی (محمد طلحہ) الحمدللہ ملیر کے علاقے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تحت دوسرا تبلیغی پروگرام ۱۴/مئی بروز جمعہ منعقد ہوا، ”محمد مسجد“ حاجی داد رحیم گوٹھ میں اس پروگرام کا آغاز بعد نماز عشاء ہوا، اس میں علاقے کی مختلف مساجد کے علماء کرام اور بزرگوں نے شرکت کی۔ پروگرام کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ملیر کے نگراں مولانا محمد اسحاق نے کی اور اس بابرکت مجلس کا آغاز مولانا عبدالبصیر کی تلاوت سے ہوا۔ مفتی محمد نعمان واحدی نے میزبانی کے فرائض انجام دیئے، انہوں نے علاقے میں قادیانیوں کی اشتعال انگیزی کی جانب توجہ مبذول کرائی اور تمام علماء کرام سے درخواست کی کہ وہ عقیدہ ختم نبوت کے بارے میں اپنی کاوشوں کو بروئے کار لائیں۔ مولانا محمد اسحاق نے کہا کہ یہ اجلاس ایک یاددہانی ہے، اس میں ہم مہینے بھر کی کارگزاری سنا کر آئندہ کے لئے لائحہ عمل کو ترتیب دے سکتے ہیں، انہوں نے کہا کہ اس کام کے سرخیل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں جو انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد تمام خلائق سے افضل ہیں، ہم ان کا اتباع کر کے اللہ رب العزت کے محبوب بن سکتے ہیں، انہوں نے مزید کہا کہ علاقے کے علماء کرام مل کر کام کریں اور آپس میں رابطہ رکھیں اور ہم ایک شیڈول طے کر کے اس کے مطابق پابندی سے اجلاس میں شرکت کریں اور یہ تجویز بھی پیش کی کہ علماء کرام مشورہ کر کے ایک امیر مقرر کریں۔ ہفتہ وار درس کا بھی اہتمام ہو، مقامی سطح پر کام کی ترتیب بنائی جائے۔ علاقے میں کم از کم ماہانہ گشت ہوا کرے، جیسا کہ بعض شہروں میں ہوتا ہے اور ہم عوام تک اپنا لٹریچر پہنچائیں تا کہ رسالہ ختم نبوت کے قارئین بنائے جائیں۔ ہمارے اکابرین میں بھی بعض اکابر خصوصاً مولانا منظور احمد الحسینیؒ سفر وحضر میں ہر جگہ لوگوں میں لٹریچر تقسیم کیا کرتے تھے، جس پر اللہ رب العزت نے یہ انعام عطا فرمایا کہ جنت البقیع میں حضرت عثمان غنیؓ کے قدموں میں مدفون ہیں۔ تحفۂ قادیانیت کی تعلیم مساجد اور گھروں کی جائے اور مستورات میں عالمات اس کام کو انجام دیں، بھائی عبدالرحیم نے کہا کہ خواتین کے درس کے بارے میں انشاء اللہ ہم جلد کوئی ترتیب بناتے ہیں۔ اس اجلاس میں ایک یہ تجویز آئی کہ ہفتہ وار دروس سے ہم اس کام کی ابتدا کر سکتے ہیں اور آخر میں یہ طے پایا کہ انشاء اللہ ہر مہینے کے دوسرے جمعہ یہ پروگرام بالترتیب ”محمد مسجد“ میں ہی منعقد ہوگا۔

حضرت جلال پوری شہیدؒ

چند یادیں چند باتیں!

حافظ خرم شہزاد

شہید ناموس رسالت، سفیر ختم نبوت، پاسبان اہل حق، نمونہ اسلاف حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری بھی اپنے مرشد و شیخ، حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ہمیں داغ مفارقت دے کر چلے گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت جلال پوری شہیدؒ ہمارے اسلاف کی نشانی تھے، شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی نوراللہ مرقدہ جن محاذوں اور مورچوں پر کام کررہے تھے ان کی شہادت کے بعد ان کے چھوڑے ہوئے محاذوں اور مورچوں کو سنبھالنے والے حضرت جلال پوری شہید ہی تھے، تحفظ ختم نبوت کا محاذ ہو یا دعوت و ارشاد کا، اصلاح المسلمین کا میدان ہو یا تصنیف و تالیف کا، اہل حق کے مسلک کی ترجمانی کا معاملہ ہو یا باطل فرقوں کی سرکوبی کا، امت کے مسائل کا حل ہو یا امت مسلمہ کے متعلق فکر اور درد، گویا ہر میدان میں آپ نے اپنے شیخ اور مرشد حضرت لدھیانوی شہیدؒ کی صحیح جانشینی کا حق ادا کیا اور ان کی شہادت کے بعد اپنی جان بھی جان آفریں کے حوالے کردی:

جان دی، دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

شہید حضرت جلال پوریؒ سے وابستہ چند یادیں اور باتیں ذہن میں تھیں انہیں قلم بند کرنے کی کوشش کررہا ہوں:

حضرت جلال پوری شہیدؒ کی سب سے پہلے زیارت اور ملاقات کا شرف سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں ہوا، کانفرنس تقریباً اختتام کو پہنچ چکی تھی اور عصر کی نماز کا وقت ہو چکا تھا، میں حضرت کے پاس ہی بیٹھا ہوا تھا کہ اقامت کی آواز سنتے ہی حضرت فوراً مجلس سے اٹھے اور تیزی سے چل کر جماعت میں شریک ہوگئے، حضرت جلال پوریؒ کا پوری زندگی یہی معمول رہا، نمازوں کی پابندی خصوصاً باجماعت نمازوں میں حضرت کو بہت پابند پایا، رحمۃ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ۔

حضرت جلال پوری شہیدؒ اپنے اکابر کے بہت فدائی تھے ایک روز مجلس کے دفتر کراچی میں فرمانے لگے کہ آج مجھے جو عزت اور مقام ملا ہے، یہ حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ، مفتی ولی حسن ٹونکیؒ، مفتی احمد الرحمنؒ اور شہید ختم نبوت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ سے نسبت اور ان کی خدمت کا صدقہ ہے، جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ہمیں بہت عزت دی۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ۔

ختم نبوت کے محاذ پر حضرت جلال پوریؒ اپنے شیخ و مرشد مولانا لدھیانوی شہیدؒ کے سچے جانشین ثابت ہوئے، حضرت لدھیانوی شہیدؒ کے رد قادیانیت کے موضوع پر بکھرے ہوئے لاتعداد رسائل اور بے شمار تحریرات کو یکجا کرکے تحفۂ قادیانیت چھ جلدوں میں مرتب کیا، جسے مجلس تحفظ ختم نبوت نے بڑے اہتمام سے شائع کیا۔ حضرت جلال پوری شہیدؒ آخری دم تک مجلس کراچی کے امیر اور مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن رہے اور ماہنامہ بینات کراچی ہفت روزہ ختم نبوت کراچی، ماہنامہ لولاک ملتان اور روزنامہ جنگ کے صفحہ اقرأ میں ''آپ کے مسائل اور ان کا حل'' میں قادیانیت کا خوب تعاقب کیا اور مسلمانوں کے ایمان کو قادیانیت کے دجل و فریب سے بچانے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ آپ کا ایک اور عظیم کارنامہ ''فتاویٰ ختم نبوت'' ہے، جس کو آپ کے بااعتماد علماء نے آپ کی نگرانی میں مرتب کیا اور تین جلدوں میں شائع کیا، شاید ہی کوئی مجلس یا جگہ ہو جہاں آپ نے ختم نبوت کی بات نہ کی ہو، جلسوں، اجلاسوں، ریلیوں اور اجتماعات سے خطابات آپ کی

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85,Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 2514972-2531133

زندگی کا حصہ تھے، لیکن آپ نے ہر موقع پر ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت کے دجل وفریب کا پردہ چاک کیا۔ رحمۃ اللہ رحمۃ واسعۃ۔

حضرت لدھیانوی شہیدؒ کے مزاج میں اللہ تعالیٰ نے قادیانیت کے علاوہ دیگر باطل عقائد و نظریات کا قلع قمع کرنے کی صلاحیت بھی بدرجہ اتم رکھی، لہٰذا رافضیت، خارجیت، بریلویت، غیر مقلدیت،، پرویزیت، مودودیت اور نام نہاد گمراہ کن "جدید مفکرین" کا رد اور ان کے باطل دلائل کا توڑ اور مسلک حق کی حقانیت ثابت کرنے میں آپ نے اپنی تحریرات کے انبار لگا دیئے، لہٰذا اپنے شیخ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے حضرت جلال پوری شہیدؒ نے نام نہاد جدید مفکرین کا تعاقب کیا، فتنہ گوہر شاہی ہو یا یوسف کذاب کا یا پھر یوسف کذاب ولعین کے نام نہاد خلیفہ "زید حامد" کا ان کے کفریہ اور گمراہ کن عقائد کو آشکارا کرنے میں حضرت جلال پوری شہیدؒ نے کسی مصلحت یا لیت ولعل سے کام نہیں لیا اور نہ ہی کسی کی ملامت کی پروا کی۔ جب دلائل اور حقائق سے ثابت ہو گیا کہ "زید حامد" یوسف کذاب کا نام نہاد چیلہ اور خلیفہ ہے تو پھر اپنے قلم کا رخ اس گمراہ مفکر کی طرف کیا پورے ملک میں بالعموم اور کراچی میں بالخصوص "زید حامد" کے در و دیوار ہلا دیئے اور اس کی متزلزل بنیادوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا جس سے اس گمراہ مفکر اور "راہبر کے روپ میں راہزن" کی خوب تذلیل ہوئی، اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوا کہ کالج و یونیورسٹیوں کے نوجوان جو اس گمراہ مفکر سے متاثر ہو رہے تھے اس کے زہر اور گمراہی سے بچ گئے، نسل نو کے عقائد ونظریات کو بچانے میں حضرت جلال پوری شہیدؒ کا یہ بہت بڑا کارنامہ اور دینی خدمت ہے اور آخر اسی وجہ سے ان کو شہادت کا جام پینا پڑا۔ رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ۔

حضرت جلال پوری شہیدؒ بہت خوبیوں کے مالک تھے، اپنے سے چھوٹوں پر شفقت اور اپنے سے بڑے کا احترام میں نے اپنی ان آنکھوں سے دیکھا، چند سال پہلے سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں رات کی نشست کے موقع پر شیخ الاسلام والمسلمین، شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی نوراللہ مرقدہ کے پوتے حضرت مولانا محمود مدنی مدظلہ تشریف لائے تو کانفرنس ہال کے گیٹ سے باہر حضرت مولانا اللہ وسایا، حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری کے ہمراہ حضرت جلال پوری شہیدؒ بھی باہر تشریف لے آئے اور کچھ دیر کھڑے ہو کر حضرت محمود مدنی صاحب کا انتظار فرماتے رہے اور جب حضرت مدنی کی گاڑی آئی تو ان سے مصافحہ کر کے اسٹیج تک لے کر گئے، حالانکہ آپ اس وقت معذور تھے پاؤں کے آپریشن کی وجہ سے لاٹھی کے سہارے چلتے تھے، لیکن جب معلوم ہوا کہ حضرت مدنی نوراللہ مرقدہ کے پوتے تشریف لا رہے ہیں تو اپنی معذوری کی پرواہ کیے بغیر استقبال کے لئے خود تشریف لے آئے، اسی طرح ایک روز راقم الحروف دفتر کراچی میں حضرت جلال پوری شہیدؒ کے پاس بیٹھا تھا اسی دوران نماز مغرب اور عشاء بھی ادا کی تو جب حضرت عشاء کے بعد اپنے گھر روانہ ہونے لگے تو مجھ سے مخاطب ہوئے اور پوچھا کہ "کھانا کھایا کہ نہیں؟" میں نے کہا کہ حضرت ابھی کھانا ہے تو فوراً پانچ سو روپے کا نوٹ نکال کر میری جیب میں ڈال دیا اور فرمایا کہ "جاؤ اور اچھا سا کھانا کھاؤ"

انہی دنوں میں نے حضرت سے اپنی تدریس کے لئے درخواست کی تو فرمانے لگے تدریس کی جگہ تو مشکل ہے کیونکہ شوال گزر گیا ہے اور مدارس میں تعلیمی سال کا آغاز ہو چکا ہے لہٰذا میرا مشورہ یہ ہے کہ "اقرأ روضۃ الاطفال ٹرسٹ" میں چلے جاؤ، تمہیں جس شعبے میں بھی خدمت کا موقع ملے اس کو غنیمت سمجھنا کیونکہ یہ قرآنی ادارہ ہے اور اس میں ایک ایک سیکنڈ بھی ثواب سے خالی نہیں گزرتا، پھر اپنے پیڈ پر حضرت مفتی خالد محمود صاحب مدظلہ العالی کے نام رقعہ لکھا کہ اس مولوی صاحب کو ادارہ میں خدمت کا موقع دیں تو اس سے اندازہ کریں کہ حضرت اپنے سے بڑے کا ادب اور اپنے سے چھوٹوں پر کس قدر شفقت والا معاملہ فرماتے تھے۔ رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ۔

حضرت جلال پوری شہیدؒ سے متعلق واقعات تو دماغ میں بہت سے منتشر ہیں اور مجھ نہیں آ رہی کہ حضرت کی کس کس خدمت کا تذکرہ کروں اور کون کون سی خوبی بیان کروں کیونکہ آپ کی شخصیت "مجموعہ محاسن" تھی۔ حضرت کی سب سے بڑی سعادت یہ ہے کہ ختم نبوت کا تحفظ اور دفاع کرتے کرتے آپ نے اپنی جان بھی اللہ کے حضور پیش کر دی اور شہادت جیسا عظیم رتبہ پایا اور اپنے مرشد و شیخ حضرت لدھیانوی شہیدؒ کے پہلو میں سو گئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ۔ ☆

سنت کی برکت

ایک صاحب فرماتے ہیں کہ گرمی کے موسم میں، میں ایک دفعہ مسجد سے نکل رہا تھا تو بایاں پاؤں جوتے پر رکھا، جوں ہی جوتے پر زور پڑا تو معلوم ہوا کہ کوئی چیز اندر تھی جو مر گئی، جب جوتا دیکھا تو اس میں ایک بڑا بچھو مرا پڑا تھا، اگر میں پہلے بایاں پاؤں خلاف سنت جوتے میں ڈالتا تو بچھو مجھے کاٹ ڈالتا، سنت کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک حادثے سے بچا لیا۔

مرسلہ: قاری محمد مظہر حسین، منڈی جہانیاں

فتنۂ قادیانیت سے باخبر رہیے!

مولانا نظام الدین قاسمی

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا فرمایا اور پیدا فرما کر خالی چھوڑ نہیں دیا بلکہ اس کی ہر ضرورت کے پورا ہونے کا مکمل انتظام فرمایا، انسان چونکہ دو چیزوں کا نام ہے، ایک جسم دوسرے روح۔ جسم کی تعلیم و تربیت کا نظام اللہ تعالیٰ نے عقل کے سپرد کیا ہے اور روح کی تعلیم و تربیت کا نظام انبیاء علیہم السلام کیونکہ ہر انسان میں یہ طاقت نہیں ہے کہ وہ براہ راست اللہ سے اس کی مرضیات و نامرضیات کا علم حاصل کر سکے۔

اس لئے اللہ تعالیٰ نے انسانوں میں سے کچھ مقدس ہستیوں کا انتخاب فرمایا اور انہیں یہ روحانی نظام عطا فرما کر اپنے بندوں کی طرف بھیجا تا کہ وہ اللہ کی مرضی سے واقف ہو جائیں، اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس انتخاب کا نام اصطلاح شرع میں نبوت ہے جو صرف انتخاب خداوندی ہے، بندے کے کسب و محنت کا اس میں کوئی دخل نہیں، ارشاد خداوندی ہے:

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ منتخب فرماتا ہے، فرشتوں میں سے پیغمبروں کو اور انسانوں میں سے۔“ (الحج:۷۵)

علامہ شعرانی رحمہ اللہ ”الیواقیت والجواہر“ میں لکھتے ہیں:

ترجمہ: ”تم اگر یہ سوال کرو کہ نبوت کسبی چیز ہے یا وہبی تو اس کا جواب یہ ہے کہ نبوت کسبی نہیں کہ محنت اور کوشش سے حاصل کی جائے، جیسا کہ بے وقوفوں کی جماعت کا خیال ہے، مالکی وغیرہ نے اس شخص کے کافر ہونے کا فتویٰ دیا ہے، جو یہ کہے کہ نبوت کسبی چیز ہے۔“

(الیواقیت والجواہر، ص:۱۶۴)

لہٰذا معلوم ہوا کہ کوئی شخص کثرت عبادات، محنت اور مجاہدہ سے نبی نہیں بن سکتا، البتہ اپنی کوشش و عبادت سے انسان ولی بن سکتا ہے، مگر افسوس ہے انیسویں صدی عیسوی میں صوبہ پنجاب ضلع گورداس پور کے قصبہ قادیان میں پیدا ہونے والے مرزا غلام احمد قادیانی پر کہ وہ اپنے ولی ہونے کا جھوٹا دعویٰ تو کیا کرتے، انہوں نے صاف نبی ہونے کا جھوٹا دعویٰ کر دیا، حالانکہ عقیدۂ ختم نبوت ایک سو آیات قرآنیہ اور دو سو سے زائد احادیث نبویہ اور اجماع امت سے ثابت ہے۔

نمونہ کے طور پر چند آیات و احادیث ملاحظہ ہوں:

۱:... ”ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین۔“ (الاحزاب:۴۰)

ترجمہ: ”محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں، لیکن اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں۔“

یہ آیت بطریق عبارۃ النص ختم نبوت کو ثابت کر رہی ہے اور دوسری آیات سے بھی بطور اقتضاء النص واشارۃ النص ودلالۃ النص یہ مسئلہ ثابت ہے۔

۲:... ”الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔“

(المائدہ:۳)

ترجمہ: ”آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو پورا کر دیا اور اپنی نعمت تمہارے اوپر پوری فرما دی اور تمہارے لئے اسلام کو پسند کیا دین ہونے کی حیثیت سے۔“

جب دین مکمل ہو چکا تو نبی کے آنے کی ضرورت بھی ختم ہو گئی۔

”قل یایہا الناس انی رسول اللّٰہ الیکم جمیعا الذی لہ ملک السموات والارض۔“ (الاعراف:۱۵۸)

ترجمہ: ”آپ فرما دیجئے کہ میں تم سب کی طرف سے اس اللہ تعالیٰ کا پیغمبر ہوں جس کے لئے آسمانوں اور زمینوں کی حکومت ہے۔“

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت عام ہو چکی سب ہی لوگوں کی طرف تو اب کسی اور نبی کی ضرورت نہیں۔

اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث متواترہ میں اپنے آخری نبی ہونے کا اعلان فرمایا اور ختم نبوت کی ایسی تشریح فرمائی کہ جس کے بعد آپ کے آخری نبی ہونے میں کوئی شک و شبہ اور تاویل کی

گنجائش نہیں رہی۔

متعدد علما نے ختم نبوت کی احادیث کے متواتر ہونے کی صراحت کی ہے، چنانچہ حافظ ابن کثیرؒ آیت خاتم النبیین کے تحت تحریر فرماتے ہیں:

''اور اسی ختم نبوت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر احادیث وارد ہوئیں، جن کو صحابہ کرامؓ کی ایک بڑی جماعت نے نقل کیا ہے۔''

جن میں سے صرف دو احادیث یہاں ذکر کی جارہی ہیں:

ا:... ''حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت میں تیس جھوٹے ہوں گے، ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ میں نبی ہوں حالانکہ میں ہی آخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔'' (ترمذی، ج:۲، ص:۴۵)

''سعد ابن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کی موسیٰ علیہما السلام سے تھی، سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔'' (مسلم، ج:۲، ص:۲۷۸)

اسی طرح اجماع امت سے بھی عقیدہ ختم نبوت ثابت ہے، جیسا کہ بے شمار علماء نے اس کی تصریح کی ہے۔

ملا علی قاریؒ شرح ''فقہ اکبر'' میں تحریر فرماتے ہیں:

''ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالاجماع کفر ہے۔'' (شرح فقہ اکبر، ص:۲۰۲، بحوالہ اسلام اور قادیانیت کا تقابلی مطالعہ ص:۱۷)

ان تمام ثبوتوں کے بعد بھی بعض حریص انسانوں نے حسد وجلن کی وجہ سے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے میں دریغ نہیں کیا۔

انہی جھوٹے مدعیان نبوت میں سے ایک (مرزا غلام احمد) ہمارے دور کے بعض انسانوں کے حصہ میں آگیا، جس کی ہمیں سختی سے تردید کرنی چاہئے، تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اکثر جھوٹے مدعیان نبوت ناکام ہوئے، مگر مرزا کا معاملہ حکومت برطانیہ کے سہارے کی وجہ سے الگ ہے۔

مرزا نے دیگر مدعیان نبوت کی طرح اولاً صاف صاف نبوت کا دعویٰ نہیں کیا، کیونکہ ایسے مدعیوں کا عبرت ناک انجام اس کو معلوم تھا، لہٰذا اس نے بڑی چالاکی سے تدریجی انداز اپنایا، اولاً خادم ومبلغ اسلام کے روپ میں ظاہر ہوا، پھر اپنے کو ملہم اور مامور من اللہ جتلایا پھر مجدد ہونے کا اظہار کیا، آگے بڑھ کر مہدی ومثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا، مزید ترقی کرکے ظلی وبروزی نبوت کا پروپیگنڈا کرنے لگا، آخر کار اصل منزل مقصود پر پہنچ کر مستقل اور صاحب شریعت نبی ہونے کا اعلان کرکے اپنے نہ ماننے والوں کو جہنمی کہنے لگا۔ (ماخوذ از محاضرہ رد قادیانیت پیش کردہ قاری محمد عثمان منصورپوری)

قارئین کرام! اسلام کے خلاف وقتاً فوقتاً بہت سی تحریکیں اٹھیں وہ یا تو اسلام کے نظام حکومت کے خلاف تھیں یا شریعت اسلامی کے خلاف، لیکن قادیانیت درحقیقت نبوت محمدی کے خلاف بغاوت اور ایک سازش ہے۔

قادیانیت کے بارے میں یہ غلط فہمی ہوگی کہ اسے مسلمانوں کے دینی وعلمی اختلافات اور مکاتب فکر میں سے ایک دینی وعلمی اختلاف اور خاص مکتب فکر خیال کیا جائے، بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ قادیانیت مسلمانوں سے الگ ایک مستقل خودساختہ مذہب ہے۔

مولانا ابوالحسن علی ندویؒ تحریر فرماتے ہیں:

''قادیانی تحریک اسلام کے دینی نظام اور زندگی کے ڈھانچے کے مقابلے میں ایک نیا دینی نظام اور زندگی کا نیا ڈھانچہ پیش کرتی ہے، وہ دینی زندگی کے تمام شعبوں اور مطالبوں کی خودخانہ پری کرنا چاہتی ہے، وہ اپنے پیروؤں کو جدید نبوت، جدید مرکز محبت وعقیدت، نئی دعوت، نئے روحانی مرکز اور مقدسات نئے مذہبی شعائر، نئے مقتدا، نئے اکابر، نئی تاریخیں اور شخصیتیں عطا کرتی ہے۔'' (قادیانیت تحلیل وتجزیہ، ص:۱۴۲)

اسی وجہ سے فتنہ قادیانیت دوسرے فتنوں سے کہیں زیادہ خطرناک اور تباہ کن ہے، یہاں ایمان و کفر سے متعلق بھی کچھ ذکر کرنا مناسب ہے تاکہ قادیانیوں کے بارے میں مسلمان فیصلہ کرسکیں۔

علامہ حمویؒ ''شرح الاشباہ'' میں تحریر فرماتے ہیں:

''ایمان: محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دین کی ان تمام چیزوں کے بارے میں دل سے سچا قرار دینا ہے جن چیزوں کو آپؐ یقیناً لے کر آئے ہیں۔ کفر: محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دین کی ان چیزوں میں سے کسی ایک چیز میں جھٹلانا ہے جن کو یقیناً حضور صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے۔'' (حموی شرح الاشباہ:۲۲۳، بحوالہ اسلام اور قادیانیت کا تقابلی مطالعہ:۱۴)

''جس نے اسلام کی شریعت میں سے کسی ایک چیز کا انکار کردیا تو اس نے یقیناً ''لا الٰہ الا اللہ'' کے اقرار کو باطل کردیا۔'' (السیر الکبیر:۲۹۵، بحوالہ تقابلی مطالعہ:۲۹۳)

''ضروریات اسلام کی مخالفت کرنے والے کو کافر قرار دینے میں کوئی اختلاف نہیں، اگرچہ وہ ظاہر میں اہل قبلہ میں سے ہو۔'' (ردالمختار، کتاب الصلوٰۃ، بحوالہ بالا)

اس سے واضح ہو چکا کہ قادیانی لوگ عقیدۂ ختم نبوت (جو کہ ضروریات اسلام میں سے بالکل واضح اور کھلا ہوا عقیدہ ہے) کا انکار کرنے کی وجہ سے کافر ہیں۔

اس سے بھی آگے بڑھ کر وہ زندیق ہیں، کیونکہ وہ قرآن وحدیث کے نصوص میں تحریف کرکے انہیں اپنے عقائد کفریہ پرفٹ کرنے کی ناجائز کوشش کرتے ہیں، پس مسلمانوں کے لئے جائز نہیں کہ وہ قادیانیوں سے میل جول رکھیں نہ ان کے یہاں لڑکے یا لڑکی کی شادی کریں، کیونکہ نکاح صحیح ہونے کے لئے زوجین (لڑکے اورلڑکی) میں سے ہر ایک کا مسلمان ہونا شرط ہے اور قادیانی دائرہ اسلام سے خارج (باہر) ہیں۔

اسی طرح مسلمان نہ ان کے جنازوں میں شریک ہوں اور نہ کسی تقریب میں ان کو اپنے یہاں کسی تقریب میں آنے کی دعوت دیں، نہ ان کے گھر کا کھانا کھائیں نہ ان کے ساتھ تجارت وغیرہ کا معاملہ کریں، نہ ان کا ذبیحہ (ذبح کیا جانور) کھائیں، نہ ان کو مقابر مسلمین (مسلمانوں کے قبرستان) میں دفن ہونے دیں۔ وغیرہ ذلک من الاحکام۔

حقیقت تو یہ ہے کہ قادیانیوں کا سب سے بڑا سربراہ (مرزا غلام احمد قادیانی) نبی یا ولی تو کیا ہوتا، وہ تو عام معمولی شریف انسان کے برابر بھی نہیں تھا، بلکہ مہا کذاب، انتہائی درجہ کا بدکردار انسان تھا، جیسا کہ خود مرزائی تصنیفات سے بخوبی واضح ہوتا ہے۔ یہاں صرف اس کی زندگی کا ایک نمونہ ملاحظہ فرمائیں۔

ایک طرف حدیث میں تو یہ ہے:

”مومن نہ تو طعن وتشنیع کرنے والا ہوتا ہے، نہ لعنت بھیجنے والا نہ سخت گو نہ فحش کلام کرنے والا۔“ (ترمذی ج:۲ ص:۱۸/۱۹)

دوسری طرف مرزا صاحب کا حال یہ ہے کہ اپنے زمانے کا اکابر علماء ومشائخ (مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، مولانا احمد علی سہارن پوریؒ وغیرہ) کے لئے ذآب وکلاب شیطان لعین جیسے الفاظ استعمال کئے اور اپنے حریف مقابل مولانا سعد اللہ لدھیانوی کے بارے میں وہ الفاظ کہے کہ ایک شریف انسان انہیں پڑھنے، لکھنے سے شرما جائے۔ عربی داں حضرات کے لئے صرف اصلی اشعار نقل کرنا مناسب ہے:

ومن اللئام اری رجیلاً فاسقاً
غولاً لعیناً نطفة السفہاء
شکس خبیث مفسد ومزور
نحس یسمیٰ السعد فی الجہلاء
اذیتنی خبثاً فلست بصادق
ان لم تمت بالخزی یا ابن بغاء

(ملاحظہ فرمائیں انجام آتھم، خیر و روحانی خزائن ج:۱۱)

اللہ تعالیٰ فتنۂ قادیانیت سے تمام امت مسلمہ کی حفاظت فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔ ☆☆☆

پاکستان شریعت کونسل کے زیر اہتمام تعزیتی نشست

حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں کی وفات پر انہیں خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے الشریعہ اکادمی گوجرانوالہ میں ۸/مئی کو ایک تعزیتی نشست کا اہتمام کیا گیا، جس کی صدارت بزرگ عالم دین مولانا مفتی محمد عیسیٰ خان گورمانی نے کی اور پاکستان شریعت کونسل کے سیکریٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی، جمعیت علماء اسلام پنجاب کے سیکریٹری جنرل مولانا عبدالرؤف فاروقی اور الشریعہ اکادمی کے استاذ مولانا حافظ محمد یوسف نے خطاب کیا۔ مولانا مفتی محمد عیسیٰ خان گورمانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مولانا خواجہ خان محمدؒ ہمارے دور میں اکابر علمائے حق کی روایات کے امین اور ان کے مشن کے وارث تھے، جنہوں نے زندگی بھر ملک میں قرآن وسنت کی تعلیمات کے فروغ، عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور نظام شریعت کے نفاذ کے لئے جدوجہد کی اور ہزاروں علماء کرام اور مسلمانوں نے ان سے روحانی فیض حاصل کیا۔ مولانا زاہد الراشدی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مولانا خواجہ خان محمدؒ کو تمام مکاتب فکر میں متفقہ راہنما کی حیثیت حاصل تھی اور تحریک ختم نبوت میں مختلف دینی مکاتب فکر کے علماء اور دینی جماعتوں نے کل جماعتی مجلس عمل کے پلیٹ فارم پر مولانا خواجہ خان محمد کی قیادت میں تحفظ ختم نبوت کے لئے ربع صدی تک مشترکہ جدوجہد کی، انہوں نے کہا کہ پاکستان میں حضرت مجدد الف ثانیؒ کی تعلیمات کے مطابق سلسلۂ نقشبندیہ کے علوم وکردار کو فروغ دینے والوں میں مولانا خواجہ خان محمدؒ سرفہرست تھے اور انہوں نے قرآن وسنت کے مطابق تصوف وسلوک کی صحیح نہج سے لوگوں کو متعارف کرایا۔ مولانا عبدالرؤف فاروقی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مولانا خواجہ خان محمدؒ کی وفات سے دینی، علمی اور روحانی حلقوں میں جو خلا پیدا ہوا ہے اس کے پُر ہونے کا دور دور تک امکان نظر نہیں آتا اور ان کی وفات سے ہم ایک سرپرست بزرگ اور عظیم سرمایہ سے محروم ہوگئے ہیں، انہوں نے کہا کہ ہمارے بزرگ ایک ایک کرکے ہم سے رخصت ہوتے جارہے ہیں اور ہماری محرومیوں میں مسلسل اضافہ ہورہا ہے، اس لئے ہمیں پہلے سے زیادہ محنت کے ساتھ کام کرنا ہوگا۔ مولانا حافظ محمد یوسف نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ قافلۂ تحریک ختم نبوت کے سپہ سالار تھے اور جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے عاشق تھے تعزیتی نشست میں علماء کرام، دینی مدارس اور کالجوں کے اساتذہ اور مختلف طبقات کے افراد نے بڑی تعداد میں شرکت کی اور آخر میں حضرت مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی گئی۔

مرزا قادیانی اور تحریفِ قرآن

مولانا توصیف احمد

دنیا میں بہت سے جھوٹے مدعی نبوت گزرے ہیں، جنہوں نے مسلمانوں کے ایمان و یقین سے کھیلنے کی کوشش کی اور اپنے پیروکاروں کی ایک اچھی خاصی تعداد اپنے اردگرد جمع کرنے میں کامیاب رہے چاہے وہ مسیلمہ کذاب ہو یا اسود عنسی، طلیحہ اسدی ہو یا سجاح بنت حارث، حارث دمشقی ہو یا مغیرہ بن سعید، صالح بن ظریف ہو یا اسحاق اخرس، مختار بن ابوعبید ثقفی ہو یا حمدان بن اشعث قرمطی، احمد بن حسین ہو یا احمد بن قسی، ان سب نے احکام و عقائد اسلام میں نقب زنی کر کے لوگوں کو گمراہ کیا اور صراط مستقیم سے ہٹا کر جہنم کے راستہ پر گامزن کیا، اس خانوادے کا ایک اہم رکن، دور حاضر کا مسیلمہ پنجاب آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی تھا، جس نے ۱۹۰۱ء میں دعویٰ نبوت کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کی شان میں گستاخیاں کیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اور علمائے امت کو غلیظ گالیاں دیں، مسلمان کو سور اور کنجریوں کی اولاد جیسے الفاظ سے نوازا۔ تحدی آمیز دعوے کرتے ہوئے کہا:

☆... ''میں تمام انبیاء کا مظہر ہوں، میں آدم ہوں، میں شیث ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحاق ہوں، میں اسماعیل ہوں، میں یعقوب ہوں، میں یوسف ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ ہوں اور ظلی طور پر محمد اور احمد ہوں۔'' (حقیقۃ الوحی، ص:۷۳، روحانی خزائن، ج:۲۲ ص:۷۶ حاشیہ)

☆... ''میں محمد رسول اللہ ہوں۔'' (ایک غلطی کا ازالہ، ص:۲، روحانی خزائن ص:۱۸، ص:۲۰۷)

☆... ''میں صاحب کوثر ہوں۔'' (حقیقۃ الوحی، ص:۱۰۲، روحانی خزائن، ج:۲۲، ص:۱۰۵)

☆... ''میں رحمۃ للعالمین ہوں۔'' (تذکرہ، ص:۳۸۵)

☆... ''میں صاحب مقام محمود ہوں۔'' (حقیقۃ الوحی، ص:۱۰۲، روحانی خزائن، ج:۲۲ ص:۱۰۵، تذکرہ ص:۲۰۹)

☆... ''میں خدا کی توحید و تفرید ہوں۔'' (حقیقۃ الوحی، ص:۸۶، روحانی خزائن، ج:۲۲ ص:۸۹)

☆... ''میں عین اللہ ہوں۔'' (آئینہ کمالات اسلام و روحانی خزائن، ج:۵، ص:۵۶۴)

☆... ''میں خالق السموت والارض ہوں۔'' (تذکرہ ص:۱۹۶)

☆... ''میں صاحب کن فیکون ہوں۔'' (حقیقۃ الوحی، ص:۱۰۵، روحانی خزائن، ج:۲۲ ص:۱۰۸)

☆... ''میں مسیح ابن مریم ہوں۔'' (آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن، ج:۵، ص:۵۵۱)

☆... ''میں مہدی ہوں۔'' (اتمام الحج ص:۳، روحانی خزائن ج:۸ ص:۲۷۵)

☆... ''میں حجر اسود ہوں۔'' (اربعین ۴ ص:۱۵، روحانی خزائن ج:۱۷ ص:۴۴۵)

☆... ''میری بیوی ام المؤمنین ہے۔'' (تذکرہ ص:۸۱۹)

☆... ''اپنے خلیفہ حکیم نورالدین کو ابوبکر صدیق کا درجہ دیا۔'' (سیرت المہدی ج:۳ ص:۳۷)

☆... ''اپنے تین سو مریدوں کے متعلق کہا: یہ میرے بدری صحابی ہیں۔'' (سیرت المہدی ج:۳ ص:۱۲۸)

☆... ''اپنی مسجد کو ''مسجد اقصیٰ'' کہا۔'' (خطبہ الہامیہ حاشیہ، ص:۲۱، روحانی خزائن، ج:۱۶ ص:۲۱)

مرزا غلام احمد قادیانی نے جہاں یہ دعوے کر کے دین اسلام کی عمارت کو منہدم کرنے کی کوشش کی، وہاں اس نے قرآن کی آیات پر تحریف و تبدل کا تیشہ چلا کر اور کلام اللہ میں دجل و فریب سے کام لے کر من مانی تبدیلیاں کیں، چنانچہ ملاحظہ فرمائیں:

آیت قرآنی:

☆... ''اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ۔'' (النحل:۱۲۵)

مرزائی تحریف:

"جادلهم بالحكمة والموعظة الحسنة ۔" (نور الحق حصہ اول ص:۶۳، روحانی خزائن ج:۸ ص:۶۳)

مرزا جی نے جہاد کا انکار کرنے کے لئے قرآن پاک کی اس آیت میں تحریف کی، کیونکہ جہاد کے بارے میں اس کا عقیدہ تھا:

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کے لئے حرام ہے اب جنگ و قتال
اب آگیا مسیح جو دین کا امام ہے
دین کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد

(تحفہ گولڑویہ ضمیمہ ص:۴۲، روحانی خزائن ج:۱۷ ص:۷۷،۷۸)

اب ہم مرزا غلام احمد قادیانی کی کتاب "نور الحق" سے پوری عبارت اور اس کا ترجمہ جو مرزا نے کیا، پیش کرتے ہیں:

"وقد قال في القرآن: "ولتكن منكم امة يدعون الى الخير ويأمرون بالمعروف وينهون عن المنكر وما قال ولكن منكم امة يقتلون الكفار ويدخلونهم جبراً في دينهم وقال جادلهم (اى جادل النصارى) بالحكمة والموعظة الحسنة وما قال اقتلوهم بالسيوف والصوارم۔" (نور الحق حصہ اول ص:۶۳، روحانی خزائن ج:۸ ص:۶۳)

ترجمہ: "اور قرآن میں اس نے یہ فرمایا ہے: کہ تم میں سے لوگ ہمیشہ ایسے ہوتے رہے ہیں، جو نیکی کی طرف بلاویں اور امر معروف اور نہی منکر کریں اور یہ نہیں کہا کہ تم میں سے لوگ ہمیشہ ایسے ہوتے رہیں کہ جو کافروں کو قتل کریں اور ان کو اپنے دین میں جبراً داخل کرتے رہیں اور اس نے تو کہا کہ عیسائیوں سے حکمت اور نیک نصیحت کے طور پر بحث کرو اور یہ نہیں کہا کہ ان کو تلواروں سے قتل کر ڈالو۔"

آیت قرآنی:

"وما ارسلنا من قبلك من رسول ولا نبي الا اذا تمنىٰ القى الشيطان في امنية۔" (الحج:۵۲)

مرزائی تحریف:

"وما ارسلنا من رسول ولا نبي الا اذا تمنىٰ القى الشيطان في امنية۔" (ازالہ اوہام ص:۲۹۶ قدیم ایڈیشن)

یہاں پر مرزا نے "من قبلک" کا لفظ حذف کیا، کیونکہ یہ لفظ مرزا کے دعویٰ نبوت کے منافی تھا اور مرزا کے سینے پر مونگ دل رہا تھا، اس کے دعویٰ نبوت کے بت کو پاش پاش کر رہا تھا۔

آیت قرآنی:

"آمنت انه لا اله الا الذي آمنت به بنو اسرائيل۔" (یونس:۹۰)

مرزائی تحریف:

"آمنت بالذي آمنت به بنو اسرائيل۔" (سراج منیر حاشیہ ص:۲۹، روحانی خزائن ج:۱۲ ص:۳۱)

مرزا غلام احمد نے بڑے طمطراق سے دعویٰ کیا کہ قرآن شریف میں میرے شہر "قادیان" کا نام بھی مذکور ہے: ملاحظہ فرمائیں:

"تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے: مکہ، مدینہ اور قادیان۔" (ازالہ اوہام حاشیہ ص:۷۷، روحانی خزائن ج:۳ ص:۱۴۰)

مگر پوری قادیانیت امت آج تک ایڑی چوٹی کا زور لگا کر بھی قرآن پاک میں "قادیان" کا لفظ دکھانے سے عاجز ہے۔

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

☆☆..........☆☆

ختم نبوت کانفرنس کنڈیارو

جمعیت علماء اسلام کنڈیارو سٹی کے زیر اہتمام مورخہ ۵/مئی ۲۰۱۰ء بروز بدھ بعد نماز مغرب جامع مسجد کنڈیارو میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد کی گئی۔ کانفرنس کی صدارت جے یو آئی تحصیل کنڈیارو کے امیر حضرت مولانا عبدالعلیم گھانگھرو نے کی۔ تلاوت کی سعادت جامعہ عربیہ انوار العلوم کے استاد مولانا قاری عبداللہ بروہی نے حاصل کی جبکہ نعتیہ کلام حافظ سعید احمد راجپر نے پیش کیا۔ کانفرنس سے مولانا صبغت اللہ جوگی، مبلغ ختم نبوت مولانا تجمل حسین، مولانا عبدالرزاق میکو، مولانا پروفیسر ابو محمد، مولانا مفتی عبدالرحیم پٹھان و دیگر علماء کرام نے خطاب کیا اور کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ایمانی فرض ہے اور اس محبت و عقیدت کا تقاضا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن اور منکرین ختم نبوت قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔ اس کانفرنس میں ضلعی سطح پر ہزاروں نوجوان، علماء کرام اور طلبا اور مقامی لوگوں نے شرکت کی۔ کانفرنس کے آخر میں جمعیت علماء اسلام کے سرپرست اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر حضرت مولانا خواجہ خان محمد نور اللہ مرقدہ کے بلندی درجات کے لئے دعا کی گئی۔

خبریں ہر ایک نظر

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر کی اپیل پر

شہر بھر کی مساجد میں توہین آمیز خاکوں پر مذمتی قراردادیں

کراچی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائم مقام امیر مرکزیہ، جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے رئیس مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر کی اپیل پر شہر بھر کی مساجد میں نماز جمعہ کے اجتماعات میں توہین آمیز خاکوں کے خلاف مذمتی قراردادیں منظور کی گئیں۔ علماء کرام اور ائمہ مساجد نے اجتماعی اہانت رسول کے اس دلخراش اور اذیت ناک واقعہ پر اپنے غم و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہود و نصاریٰ نے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخانہ خاکے بنانے کے مقابلہ کا اعلان کر کے اپنے خبث باطن، پیغمبر اسلام کی توہین و تنقیص کا ارتکاب، اسلام اور مسلمانوں کے خلاف نفرت کا اظہار کیا ہے۔ حالانکہ مسلمان تو یہود و نصاریٰ کے پیغمبروں کی عزت وتعظیم میں بھی کوئی کمی نہیں کرتے، آزادی اظہار کی آڑ میں محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی، دنیا بھر کے ڈیڑھ ارب مسلمانوں کو کرب والم میں مبتلا کرنے اور ان کے سینوں پر مونگ دلنے کے مترادف ہے۔ قراردادوں میں حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ سرکاری سطح پر ان ممالک سے احتجاج کیا جائے، ان مغربی ممالک سے اقتصادی اور سفارتی روابط منقطع کئے جائیں۔ سینیٹ اور قومی وصوبائی اسمبلیوں میں مذمتی قراردادیں منظور کروائی جائیں۔ تمام اسلامی ممالک مشترکہ لائحہ عمل اور سیاسی دباؤ ڈال کر اقوام متحدہ میں قانون پاس کروائیں، جس میں مقدس مذہبی شخصیات کی توہین و تنقیص کو جرم دیا جائے تاکہ انبیاء کرام علیہم السلام کی عزت و ناموس کے تحفظ کو یقینی بنایا جا سکے اور ایسے موذیوں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ حافظ محمد سعید لدھیانوی جامع مسجد باب رحمت، مولانا محمد اعجاز جامع مسجد عائشہ باوانی، حافظ عبدالقیوم نعمانی جامع مسجد مریم منظور کالونی، مفتی محمد عبداللہ جامع مسجد پیر کالونی، مولانا حسن الرحمن جامع مسجد شرف آباد، مفتی حبیب الرحمن لدھیانوی مصطفیٰ مسجد، شیخ الحدیث قاری حق نواز نورانی مسجد، مفتی فیض الحق جامع مسجد بلال، مولانا محمد احمد مدنی جامعہ محمودیہ، مفتی امیرالدین جامع مسجد غریب نواز، مولانا محمد اسحاق جامع مسجد اقصیٰ شاہ لطیف ٹاؤن، مولانا محمد طیب لدھیانوی جامع مسجد خاتم النبیین گلشن اقبال، مولانا رب نواز جامع مسجد باب رحمت شادمان ٹاؤن، مولانا عبیداللہ جامع مسجد عائشہ، مولانا الطاف حسین شیرازی، جامع مسجد فاروق اعظم میٹروول اور دیگر مساجد کے ائمہ کرام نے مذمتی قراردادیں منظور کروائیں۔

ICEBERG (Water Chiller)

☆ پینے کا پانی ٹھنڈا کرنے کے ساتھ ساتھ بجلی کی بھی بچت کرتا ہے، ☆ خوبصورت ڈیزائن، ☆ باڈی مکمل کوٹڈ ہونے کی وجہ سے زنگ سے محفوظ، ☆ واٹر ٹینک اسٹین لیس اسٹیل، ☆ جدید ترین ٹیکنالوجی کو سامنے رکھ کر مکمل کیلکولیٹڈ بنایا گیا ہے، جس کی وجہ سے یہ صرف چند منٹوں میں آپ کو ٹھنڈا پانی دینا شروع کر دیتا ہے۔

فلاحی اداروں اور سپلائرز کے لئے خصوصی ڈسکاؤنٹ

مختلف خوبصورت ڈیزائن اور کپیسٹی میں دستیاب ہیں

رابطہ سیل: 0333-2126720

E-mail:monir@super.net.pk

علماء کے قتل کے پیچھے جو قوتیں استعمال ہو رہی ہیں، انہیں بے نقاب کیا جائے

مجلس قصور کے زیر اہتمام تعزیتی اجلاس میں علماء کا خطاب

قصور ... گزشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع قصور کے زیر اہتمام جامعہ رحیمیہ ترتیل القرآن بھرپورہ قصور میں ایک اہم تعزیتی اجلاس کراچی کے امیر مولانا مفتی سعید احمد جلال پوری، مولانا عبدالغفور ندیم دیگر رفقاء کی شہادت اور حضرت الامیر مرکزیہ قطب الاقطاب حضرت خواجہ خان محمدؒ کی وفات کا سانحہ عظیمہ اور سانحہ جامعہ قاسمیہ محمد آباد فیصل آباد کے سلسلہ میں منعقد ہوا۔ میزبانی اور مہمان نوازی کے فرائض امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قصور نے سرانجام دیے۔ اجلاس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، مجلس احرار اسلام، جمعیت علماء اسلام (س)، جمعیت علماء اسلام (ف)، اہل سنت والجماعت، فرزندان امام اعظم ابوحنیفہؒ تحریک ایمان، جمعیت طلبا اسلام، انٹرنیشنل ختم نبوت، تقریباً نو جماعتوں کے نمائندے اور مدارس عربیہ کے مہتمم حضرات دینی، سماجی، شخصیات تقریباً ڈیڑھ سو سے زائد رفقاء کرام کارکنان ختم نبوت ضلع بھر سے شریک اجلاس ہوئے، اس موقع پر علماء کرام نے اپنے مشترکہ بیان میں کہا کہ حالیہ دہشت گردی میں مرزائی بلیک واٹر ایجنسیاں ملوث ہیں۔ علماء کے قتل کے پیچھے جو قوتیں استعمال ہو رہی ہیں، انہیں بے نقاب کیا جائے، قاتلوں کو گرفتار کر کے سرعام پھانسی دی جائے اور ملک کی خودمختاری کو بحال کیا جائے، سانحہ فیصل آباد کے سلسلہ میں جو کچھ ہوا اس کی بھرپور مذمت کی گئی۔ اجلاس میں قطب الاقطاب، ولی کامل حضرت الامیر مرکزیہ حضرت مولانا خان محمد نور اللہ مرقدہ اور شہدائے ختم نبوت کے لئے دعائے خیر کی گئی کہ اللہ رب العزت انہیں جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے اور ہمیں ختم نبوت کے مشن کے لئے بھرپور کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اجلاس میں مولانا سید زبیر احمد شاہ ہمدانی، مولانا مختار احمد، شیخ الحدیث مفتی عبدالعزیز عزیزی، مولانا قاری احسان اللہ فاروقی، پروفیسر نور احمد، پروفیسر مولانا سرور قاسمی، مولانا قاری پیر حسن ناصر، مولانا عبدالرزاق چوہدری فضل حسن، چوہدری محمد اشرف اسلم، میاں محمد معصوم انصاری، مولانا عبدالحفیظ کھوکھر، حاجی محمد شفیع مغل، قاری عبدالمنان، مولانا عبدالغنی کوٹ رادھا کشن، مولانا محمد طاہر کھرل، قاری سعید احمد تکوڈی، مولانا قاری محمد ابراہیم منیر، قاری نور محمد شاکر، مولانا غلام مصطفی، حافظ محمد اشرف راٹھور چونی، ڈاکٹر منظور احمد شاکر، قاری سیف اللہ، مولانا عبدالباسط فاروقی، قاری حبیب اللہ قادری، قاری محمد یوسف کھریڑ، مولانا مفتی شمس الرحمن، مولانا اسد اللہ نعمانی، قاری شاہ محمد، مولانا عبدالمجید، مولانا ابوسفیان، مولانا محمد امین، قاری محمد اصغر، قاری رفیق احمد نفیسی، مولانا مشتاق احمد لدھیانوی، مولانا مظہر شجاع آبادی، مولانا عبدالرزاق مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع قصور کے علاوہ کافی شرکاء نے شرکت کی۔

ضلع قصور میں ردِ قادیانیت کورس اور ختم نبوت کانفرنسوں کا فیصلہ

☆ ... ۱۱/ جون کا جمعۃ المبارک حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی جامع مسجد فاروق اعظم چوکی ضلع قصور میں پڑھائیں گے۔

☆ ... ۱۱/ جون کا جمعۃ المبارک کا خطبہ فاتح مرزائیت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد اکرم طوفانی حویلی لکھا میں دیں گے، بعد ازاں رات بعد نماز عشاء جامع مسجد عائشہ منڈی احمد آباد ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کریں گے، نقابت کے فرائض مولانا عبدالرزاق مجاہد سرانجام دیں گے۔

☆ ... ۱۲، ۱۳/ جون ۲۰۱۰ء بروز ہفتہ، اتوار رد قادیانیت کورس مدرسۃ تعلیم القرآن کھڈیاں خاص ضلع قصور بوقت ظہر تا عصر اور عصر تا مغرب ہوگا، جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ استاذ المناظرین مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی وکیل ختم نبوت، مولانا محمد اکرم طوفانی اور مولانا عبدالرزاق مجاہد کے بیانات ہوں گے، تمام شائقین سے شرکت کی اپیل ہے۔

☆ ... ۱۳/ جون کو قصور شہر میں شہدا ختم نبوت کانفرنس بعد نماز عشاء بمقام جامع مسجد انوار التوحید عقب مدینہ آئس فیکٹری منعقد کی جائے گی۔ جس میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اکرم طوفانی سرگودھا اور خطیب پاکستان مولانا صادق قاسمی صاحب خطاب کریں گے۔

☆ ... ۱۴/ جون کو بعد نماز عشاء ختم نبوت کانفرنس قطب ضلع قصور میں مرکزی راہنما مولانا محمد اکرم طوفانی مدظلہ کی خطاب ہوگا۔

۲۹ ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس اٹک

اٹک ... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مورخہ ۲۱/ اپریل بروز بدھ بعد از نماز مغرب سالانہ ختم نبوت کانفرنس زیر سرپرستی جناب قاضی محمد ارشد الحسینی دامت برکاتہم اور شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا دامت برکاتہم کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ تلاوت کی سعادت نوجوان عالم دین مسعود الحسن نے حاصل کی، نعتیہ کلام مصعب فاروقی نے پیش کیا، اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا ظفر اقبال نے سرانجام دیے۔

کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے مبلغ مولانا عزیز الرحمن ثانی، مولانا محمد رضوان سرگودھا، مولانا مفتی شاہد مسعود نے خطاب کیا اور عقیدہ ختم نبوت سے حاضرین کو روشناس کرایا۔ بعد از نماز عشاء حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے اپنے ولولہ انگیز خطاب میں قادیانیوں کو شر انگیزیوں اور سازشوں کا پردہ چاک کیا اور سامعین کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے لئے مر مٹنے اور ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار کیا۔

مہمان خصوصی مولانا محمد اکرم طوفانی دامت برکاتہم خصوصی طور پر کانفرنس میں تشریف لائے۔ حضرت مولانا کے تقریباً ایک گھنٹہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر مدلل و مفصل بیان اور منکرین ختم نبوت کے دانت کھٹے کردیے، انہوں نے کہا کہ اکابرین ختم نبوت کی تحریکی وتبلیغی خدمات ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔ شہدائے ختم نبوت کے مقدس خون سے غداری کرنے والوں کو تاریخ کبھی معاف نہیں کرے گی۔ کانفرنس میں مولانا عبیداللہ، حافظ نثار احمد، قاضی محمد ابراہیم الحسینی، مفتی مسعود احمد ناظم اعلیٰ ضلع اٹک کے علاوہ بہت سے مقامی علماء، طلباء اور عوام الناس نے بھرپور شرکت کی۔

کانفرنس میں پیش کردہ قراردادیں:

۱:... ملک کی کلیدی اسامیوں سے قادیانیوں کو الگ کیا جائے۔

۲:... امتناع قادیانیت ایکٹ پر موثر عمل درآمد کیا جائے۔

۳:... مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ اور دیگر شہدائے ختم نبوت کے قاتلوں کو گرفتار کیا جائے۔

۴:... زید حامد یوسف کذاب کا چیلہ اور نام نہاد صحابی نامزد ملزم ہے، اسے گرفتار کیا جائے اور اس کا تعلیمی اداروں میں داخلہ بند کیا جائے۔

۵:... آرمی پبلک کالج اٹک میں وائس پرنسپل جو کہ کٹر مرزائی ہے، اس کو آرمی کالج سے نکالا جائے۔

۶:... یہ اجلاس تمام مکاتب فکر کے علماء کرام اور مشائخ عظام سے اپیل کرتا ہے کہ ہر ماہ کا ایک جمعہ عقیدہ ختم نبوت کے لئے وقف، کرکے نئی نسل کو فتنہ قادیانیت سے آگاہ کریں۔

سہ روزہ ردِ قادیانیت وعیسائیت کورس محراب پور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت محراب پور کے زیر اہتمام جامعہ عربیہ مدینۃ العلوم میں مورخہ ۱۶، ۱۷، ۱۸/ مئی کو سہ روزہ رد قادیانیت وعیسائیت کورس منعقد ہوا۔ اس کورس میں پہلے دن عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا قاضی احسان احمد تشریف لائے اور عقیدہ ختم نبوت پر دلائل، آیت خاتم النبیین کی مکمل تفسیر، قادیانیوں کے عقائد وعزائم کو بیان کیا اور قادیانیوں سے بات کرنے کے مناظرانہ اصول نوٹ کروائے۔

دوسرے دن عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مدظلہ تشریف لائے اور اوصاف نبوت، قادیانیوں سے تقابل اور مرزا قادیانی کے جھوٹ بیان فرمائے اور ان سب کے حوالہ جات نوٹ کروائے۔

تیسرے دن عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت رحیم یار خان کے مبلغ مولانا مفتی راشد مدنی تشریف لائے اور سیدنا مہدی علیہ الرضوان، رفع ونزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام، مرزا قادیانی کے دعاوی اور عیسائیت کی حقیقت کو بیان کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت محراب پور کے مبلغ مولانا تجمل حسین نے محراب پور کے تمام مدارس کے علماء سے ملاقاتیں کیں اور مساجد میں درس دیئے اور تمام حضرات کو کورس میں شرکت کی دعوت دی۔ اس کورس کی کامیابی کے لئے محراب پور کے تمام علماء و مدارس نے خصوصاً جامعہ مدینۃ العلوم کے اساتذہ اور طلباء نے خصوصی تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

اس کورس میں تینوں دن تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے ۲۰۰ سے زائد افراد نے شرکت کی۔ کورس کے شرکاء کو کاپیاں جماعت کی طرف سے دی گئیں اور کورس کے آخر میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور قادیانیوں سے بائیکاٹ کے پمفلٹ تقسیم کئے گئے۔ مولانا عبدالصمد نے اختتامی کلمات کہے اور مولانا قاری اسلام الدین نے دعا کرائی۔ انشاء اللہ اس کورس کے بہت دوررس نتائج ظاہر ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور ہماری نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔

جلسہ ختم نبوت نواب شاہ

مورخہ ۱۹/ مئی کو جامع مسجد ہاؤسنگ سوسائٹی میں مسجد انتظامیہ اور مولانا سراج احمد کے تعاون سے ختم نبوت کے عنوان پر عظیم الشان جلسہ منعقد کیا گیا، جلسہ کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت رحیم یار خان کے مبلغ مولانا مفتی راشد مدنی نے عقیدہ ختم نبوت اور اسلام کی حقانیت پر تفصیلی بیان کیا۔

قادیانیت کی تبلیغ پر میرپور خاص کے 3 قادیانی مبلغین کو قید و جرمانے کی سزا

میرپور خاص (بیورو رپورٹ) سادہ لوح مسلمانوں کو مختلف لالچ دے کر قادیانی مذہب کی طرف راغب کرنے کے الزام میں گرفتار 3 قادیانی رہنماؤں کو مقامی عدالت نے 3،3 سال قید اور 50،50 ہزار روپے جرمانے کی سزا کا حکم سنایا ہے۔ تفصیلات کے مطابق تقریباً 2 سال قبل فریادی محمد علی کی مدعیت میں سیٹلائٹ ٹاؤن تھانے پر رزاق مردانی، مسعود اور عبدالغنی کے خلاف دفعہ 298C PPC,34,34. کے تحت مقدمہ درج کیا گیا تھا، ایف آئی آر میں فریادی نے موقف اختیار کیا ہے کہ مذکورہ تینوں قادیانی افراد مجھے ورغلا کر منان قادیانی کے گھر قادیان مرکز لے گئے اور قادیانیت کی تبلیغ کی، اس کیس کی سماعت کے دوران الزام ثابت ہونے پر سول جج و جوڈیشل مجسٹریٹ میرپور خاص کی عدالت نے ملزم رزاق مردانی، مسعود اور عبدالغنی کو 3،3 سال قید اور 50،50 ہزار روپے جرمانے کی سزا سنائی ہے، اس حوالے سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میرپور خاص کے رہنماؤں مولانا حفیظ الرحمٰن فیض، مولانا محمد علی صدیقی، مولانا شبیر احمد کرنالوی اور دیگر نے عدالتی فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے اسے حق اور سچ کی فتح قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ رزاق مردانی قادیانی، قادیانیت کا مبلغ ہے جبکہ عبدالغنی اور مسعود سرگرم قادیانی ہیں جو کافی عرصہ سے سادہ لوح مسلمانوں کو مختلف قسم کا لالچ دے کر قادیانیت کی طرف راغب کر رہے تھے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں کو کنٹرول کیا جائے۔

کوئی مسلمان اللہ اور رسول کی توہین برداشت نہیں کرسکتا: علماء ایکشن کمیٹی میرپورخاص

میرپورخاص (نمائندہ خصوصی) گوہر شاہی گستاخ رسول تھا اور اس کو جرم ثابت ہونے پر میرپور خاص کی عدالت نے سزا سنائی تھی۔ گستاخ رسول گوہر شاہی کے مرید کہلانے والے مسلمان نہیں ہوسکتے۔ ان خیالات کا اظہار میرپور خاص کے علماء کرام، علماء ایکشن کمیٹی، جمعیت علماء اسلام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، ائمہ مساجد جمعیت طلبا اسلام، مولانا شبیر احمد کرنالوی، مولانا حفیظ الرحمٰن فیض، مولانا محمد علی صدیقی، مولانا مفتی عبیداللہ انور، مولانا مفتی مسعود احمد، مولانا محمد عبداللہ، مولانا مفتی صغیر احمد، حافظ محمد اکبر راشد، مولانا ظہیر احمد، مولانا مفتی مقبول احمد، مولانا محمد عمران الحق نے ایک بیان میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ میرپور خاص میں گوہر شاہی کے مریدوں کے خلاف کیس حقائق پر مبنی ہے، اور گوہر شاہی کے صابر چندریگر، سید ارسلان وغیرہ نے گوہر شاہی کا ایک اللہ تعالیٰ کی توہین پر مبنی شعر اس بورڈ پر آویزاں کیا تھا جس میں قادر مطلق ذات اللہ تعالیٰ کو مجبور دکھایا گیا، اس بینر لگانے پر شہر میں ردعمل ہوا اس لئے کہ کوئی مسلمان اللہ تعالیٰ کی توہین برداشت نہیں کرسکتا۔ علماء کرام نے کہا کہ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ اس پر انجمن سرفروشان اسلام کے حضرات توبہ کرتے، الٹا ضد پر اتر آئے، یہ ملک میں انتشار پھیلانے کی بات ہے، لہٰذا حکومت گوہر شاہی کی تنظیم انجمن سرفروشان اسلام اور مہدی فاؤنڈیشن کو کالعدم قرار دے۔

فیس بک پر گستاخانہ خاکوں کا مقابلہ یہود و نصاریٰ کے ذہنی فتور کا شاخسانہ ہے

کراچی (پ ر) مسلمان اپنی ذات، جان و مال، عزت و آبرو، آل اولاد اور خاندان کی توہین و تنقیص تو برداشت کرسکتا ہے مگر اپنے دین و مذہب، خدا و رسول اور مقدس شخصیات کی توہین ہرگز برداشت نہیں کرسکتا۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائم مقام امیر مرکزیہ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر، مولانا مفتی خالد محمود، مولانا محمد اعجاز، مولانا قاضی احسان احمد نے اپنے مشترکہ بیان میں کیا۔ فیس بک پر گستاخانہ خاکوں کے مقابلہ کی پرزور الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے اسے یہود و نصاریٰ کے ذہنی فتور کا شاخسانہ قرار دیا۔ ان رہنماؤں نے کہا کہ مسلمانوں کو ذہنی اذیت دینے کے لئے اہل مغرب کی طرف سے یہ دہشت گردی ہے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے توہین آمیز خاکے شائع کرکے ڈیڑھ ارب مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچائی جارہی ہے۔ جس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے، علمائے کرام نے اپنے مذمتی بیان میں کہا کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین قابل سزا جرم ہے تو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کیوں قبل سزا جرم نہیں؟ انہوں نے کہا کہ تمام اسلامی ممالک مشترکہ طور پر ان متعلقہ ممالک کا سفارتی و اقتصادی اور ان ممالک کی مصنوعات کا اجتماعی طور پر کامل بائیکاٹ کریں۔ پاکستان کے حکمران حکومتی سطح پر موثر احتجاج کریں۔ علماء کرام نے اسلام آباد میں جرمن خاتون صحافی کی جانب سے مسیحی اقلیتوں کو گستاخانہ خاکوں کی تقسیم کی بھی سخت مذمت کی اور اس کے خلاف تادیبی کارروائی کرنے پر زور دیا۔

کیا آپ نے کبھی غور کیا؟

قادیانی ہمارے نوجوانوں کو ورغلا کر مرتد بنا رہے ہیں
اس مقصد کے لئے وہ کروڑوں روپے پانی کی طرح بہا رہے ہیں

ہفت روزہ ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی بھرپور نمائندگی کرتا ہے اور مجلس کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچاتا ہے، جس میں سیرتِ رسولِ آخریں صلی اللہ علیہ وسلم، سیرتِ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم دینی و اصلاحی مضامین شائع کیے جاتے ہیں مرزائیت کا بھی جدید انداز میں تجزیہ کیا جاتا ہے۔

جب آپ حق پر ہیں تو

آپ نے ناموس رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے کیا انتظام کیا؟

کیا یہ آپ کی ذمہ داری نہیں کہ قادیانیوں کی خطرناک سرگرمیاں کے بارے میں معلومات حاصل کریں؟

اگر ہے تو آج ہی ملت اسلامیہ کے بین الاقوامی

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

کا مطالعہ کیجئے

یہ ہفت روزہ امریکہ، برطانیہ، اسپین، ماریشس، جنوبی افریقہ، سعودی عرب، نائجیریا، قطر، بنگلہ دیش، آسٹریلیا کے علاوہ دنیا کے کئی ممالک میں بھی جاتا ہے۔

خوبصورت ٹائٹل | کمپیوٹر کتابت | عمدہ طباعت

ہر جمعہ کو پابندی سے شائع ہوتا ہے

تعاون کا ہاتھ بڑھائیے

خریدار بنیئے ـ بنائیے ۔ اشتہارات دیجیے ۔ مالی امداد فراہم کیجیے